ما علینا الا البلاغ

رسالہ

صدر حق

مصنفہ

حامی السنن ملحی الفتن جناب منشی محمد مظہر الحق صاحب نعمانی رودولوی نائب الریاست عثمان پور

حسب فرمائش

معلی القاب جناب ٹھاکر محمد ابراہیم خان صاحب بہادر تعلقدار عثمان پور دام بالفرح والسرور زید اقبالہم

باراول

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپا

سنہ ۱۸۹۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

اے علماے جلسۂ متبرکہ اے فضلاے اراکین ندوہ مین ہون اِک احقر نام محمد مظہر الحق
نام ابن الحکیم منشی عبد الصمد صاحب مرحوم باعتبار نسب کے نعمانی ہون اور سکونت
کی حیثیت سے رُدولوی ہون اور ملازمت کے لحاظ سے رئیس عثمان پور عالی جناب
ٹھاکر محمد ابراہیم خان صاحب تعلقدار کا نائب ہون اور مجکو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ
مین جلسۂ متبرکہ ندوۃ العلما کا ممبر ہون - مین آج آپکے حضور مین اپنے مخدوم ناظم
ندوۃ العلما مولنا سید محمد علی صاحب کی شکایت کرتا ہون نہ اِس سبب سے کہ آپ
حضرات اُسکو سُن لین اور سکوت کرجائین بلکہ اِس وجہ سے کہ آپ میری شکایت کو
انصاف سے سُنکر میرے مقصود کو پورا کر دین اور مجکو جواب مرحمت فرمائین۔

صاحبو مجکو جو اِس جلسۂ متبرکہ سے دلچسپی ہے اور ندوۃ العلما سے جو تعلق ہے
وہ آپ اِس امر سے اندازہ کرسکتے ہین کہ ندوۃ العلما کا فقط مین ہی ممبر نہین ہوا بلکہ
اپنے بہت سے اعزہ اور احباب کو جو رؤساء رُدولی سے ہین اور نواح رُدولی مین
رہتے ہین بکوشش بلیغ اِس جلسہ مین شریک کروایا اور قریب قریب سنو کے اِس

کہ یہ سب تحریرین ندوہ کے مخالفین کی جانب سے چھاپ کر شائع کی گئی ہین - انکے دیکھنے سے ندوہ کی جانب سے میرے دل مین شبہات اور شکوک پیدا ہو گئے اور یہ خیال ہوا کہ ندوہ بالکل نیچیریت کا شائع کرنا چاہتا ہے اور ہملوگون کو نیاچیرہ بنانے پر مستعد ہو گیا ہے اُسوقت مجکو کچھ نہ سوجھا اور کچھ چارہ نہ دیکھا سوا اِسکے کہ اپنے مولٰنا ناظم ندوۃ العلما کو تکلیف دون اور اپنے شبہات اور شکوک کو اُنپر ظاہر کرون تاکہ اپنے قلب کی تسکین اور اپنے دل کا اطمینان ناظم صاحب سے کر لون کہ وہ بخوبی میرے شبہات کو دفع کر دینگے اور میرے شکوک کو رفع فرماوینگے اب آپ حضرات بتائین کہ مین یہ نہ کرتا تو کیا کرتا اور مولٰنا ناظم کو تکلیف نہ دیتا تو کسکو دیتا اور اُنسے نہ پوچھتا تو کس سے پوچھتا -

صاحبو یہ معاملہ مذہبی ہے اور ہم غربا کے پاس اِس زمانہ آزادی مین اگر کچھ ہے تو بفضلہ تعالٰی مذہب ہی ہے آپ غور کرین کہ ہم اِس زمانہ ناموافق مین اِس مذہب حقہ کی وجہ سے کیا کیا صدمہ نہین اُٹھاتے اور کون کون تکلیف نہین سہتے ہم مذہب ہی کی وجہ سے وحشی بنائے جاتے ہین ہم مذہب ہی کے سبب سے متعصب پکارے جاتے ہین ہم مذہب ہی کے لحاظ سے جاہل سمجھے جاتے ہین - ہماری مثال تو اُس بیوہ عورت کی سی ہے کہ جو عین جوانی مین بیوہ ہو جاے اور صرف ایک بچہ اُسکے پاس رہجاوے اور وہ اُسکی پرورش کی وجہ سے اور نیز اِس خیال سے کہ یہ بچہ ایک روز جوان ہو کر ہر طرح سے آرام دیگا اپنی تمام عیش برباد کر دے اور اُسی کی امید مین بیٹھی رہے - ہم بھی یہی سمجھتے ہین کہ ہمارا مذہب حقہ اُس مقام پر کہ جسکے واسطے دوام اور بقا ثابت ہے ہمکو ہر طرح سے آرام پہونچانیوالا ہے بس اِسی پر ہماری زندگی ہے اور یہی ہماری امید ہے پھر اگر ہمارے مذہب مین بھی کسی قسم کا نقص واقع ہو اور ہمارے عقائد مین کسی نوع کا خلل آجاے تو دنیا تو ہماری جا ہی چکی دین کو بھی ہم خیرباد کہکر بیٹھ رہین - اِسمین کوئی شبہہ نہین کہ ہمنے ندوہ کی ممبری اختیار کی اور اُس مین شریک ہونے کو اپنا فخر سمجھا اور اپنے معاملات دینی و دنیوی ندوہ کو تفویض کر دیے لیکن یہ کسی طرح ممکن نہین کہ ندوہ ہمکو جن عقائد پر چلانا چاہے گو وہ اہل سنت کے عقائد کے خلاف ہون ہم چلدین اور جس مذہب کی طرف ہمکو پھیرنا چاہے گو وہ اہل سنت کے مذہب کے مخالف ہو ہم پھر جائین اور مذہب اہل سنت سے ہمکو دست بردار کرنا چاہے ہم دست بردار ہوجائین ہمنے جو ندوہ کو پکڑا اور اپنے آپکو اُسمین داخل کیا تو صرف اِس خیال سے کہ یہ جلسہ اہل سنت والجماعت کا ہے اور اُسکے اراکین علماے اہل سنت ہین - بس اگر مین نے اِس خیال سے کہ جلسہ ندوۃ العلما کا مین

تیسرے جلسہ مین روپیہ بھجوایا اس اظہار سے میرا مقصود یہ نہین ہے کہ مولانا ناظم صاحب پر کوئی احسان رکھتا ہون یا ندوۃ العلما کے ممبرون پر اپنا فخر جتلاتا ہون نہین ہرگز نہین اور یہ کیونکر ہوسکتا ہے کیونکہ ندوۃ العلما کی اعانت اور اسکی اشاعت مین کوشش نہ مولانا ناظم صاحب کو کوئی ذاتی فائدہ پہونچانیوالی ہے نہ حضرات اراکین ندوہ کی کسی غرض ذاتی کو پورا کرنے والی ہے بلکہ یہ تو قوم کی ترقی کے واسطے نہین بلکہ خاص اپنی بھلائی کے لئے ہے میری غرض اس سے یہ ہے کہ آپ حضرات کو یہ امر ظاہر ہوجاے کہ مجکو اس جلسہ کے ساتھ کسقدر تعلق ہے اور اسکی اشاعت مین میری حیثیت کے موافق میری کسقدر کوشش ہے۔ اب مین اپنے مطلب کا خلاصہ عرض کرتا ہون وہ یہ کہ جس وقت سے اس جلسہ متبرکہ کی مخالفت شروع ہوئی اور حضرات مخالفین کے رسائل جابجا تقسیم ہونے لگے مین نے اوائل مین کبھی انکو نگاہ وقعت سے نہین دیکھا ورا کثر یہی خیال کرتا رہا جیسا کہ حضرات معاونین ندوہ کا خیال ہے کہ یہ مخالفت حسد اور نفسانیت سے کی گئی ہے البتہ جسوقت مین نے جو ورقہ مطبوعہ حیدرآباد کو دیکھا جسمین ہمارے مولانا مفتی لطف اللہ صاحب صدر ندوہ کا فتوی مع ایک تمہید کے جو مولوی عبد الرزاق صاحب نے لکھی ہے مندرج ہے اور پھر ایک فتوی بمبئی کو دیکھا جسمین وہ ہی فتوی مع دوسری تمہید کے جو مولوی میر عبد الرحمن صاحب نے لکھی ہے بمبئی مین چھپا ہے اسوقت سے مجکو خلش پیدا ہوا اور فریقین کی تحریرون کو جنکو مین ذیل مین لکھے دیتا ہون پورے پورے طور سے دیکھنے لگا یعنی ضمیمہ روہیلکھنڈ گزٹ اور مولوی عبد الوہاب صاحب مدرس کانپور کی تحریر اور اعلام مصنفہ مولانا ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی اور ہدایۃ الالبا مصنفہ منشی امجد علی صاحب کہ یہ سب تحریرین ندوہ کے طرفدارون کی طرف سے شائع ہوئی ہین اور مراسلات مولفہ مولانا حامد رضا خان صاحب اور سطوہ رد اعلام اور وہ خط جو مولانا عبد القادر صاحب بدایونی نے مولوی اشفاق حسین صاحب کے نام لکھا ہے اور وہ اشتہار جو جلسۂ ندوہ کی مختصر کیفیت مین بریلی مین چھپا ہے اور وہ خط جو مولانا صاحب بدایونی نے ہمارے مفتی صاحب صدر ندوہ کو واسطے مباہلہ کے لکھا ہے

ہمارے دینی اور دنیوی امور کے اصلاح کی ذمہ داری لے لی ہے اور ہمکو یہی گمان نیک ہے کہ ہماری بھلائی
کی ضرور عمدہ فکرین ہونگی اور کار آمد نتائج مترتب ہونگے مگر اُن علما سے اس فتنہ کا رفع نہونا اور اس
فساد کا دفع نہونا بہت ہی باعث پریشانی کا ہوا اس نواح مین اکثر تحریرین حضرات مخالفین کی آئین
مثل سد اللصوص نذیر الندوہ فتاوی القدوہ اور سوالات اور مراسلات وغیرہ وغیرہ - اکثر حضرات
نے بنظر غور و تعمق دیکھا معلوم ہوا کہ حضرات مخالفین کے تمام اعتراضون کا نتیجہ اور تمام تحریرون کا مآل
صرف دو امرون پر ہے کہ جلسۂ ندوۃ العلما مین مخالف مذہب اہل سنت ممبر اور رکن بنائے جاتے ہین
مثل مولوی غلام حسنین شیعی اور مولوی ابراہیم صاحب آروی غیر مقلد دوسرے اہل بدعت کا رد مسدود
کیا جاتا ہے اور اِن ہی دو امرون سے ملکر یہ نتیجہ مترتب کر لیا گیا ہے کہ مولوی ناظم صاحب نے جلسہ کو مخصوص
بہ مذہب اہل سنت نہ کیا نہ اسکی تشہیر فرمائی نہ اسکو شائع کیا اور یہ امور اُس تحریر سے پیدا کیے گئے جو حضرت نے
روداد جلسہ لکھنو کے شروع مین شروع فرمائی ہے اس معاملہ مین نہ فقط مجکو بلکہ تمام اراکین ردولی
شریف کو بہت ہی تعجب ہے کہ حضرت نے فتح المبین مین غیر مقلدین کے اہل سنت سے خارج ہونے پر مہر
فرمادی ہے اور اب اسمین یہ تحریر فرمایا جاتا ہے کہ غیر مقلدین کی نزاع اہل سنت سے مثل نزاع حنفیہ شافعی
کے ہے اور علی ہذا اہل تشیع کی نزاع کو بھی بہت ہی خفیف اور سہل فرمایا گیا اور كُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا -
مین شامل کیا گیا - مین سچ عرض کرتا ہون کہ اس قصبہ مین میرے اعزہ بہت اہل تشیع ہین اور
ایک مدت دراز سے نہ فقط مین نے بلکہ بہت سے میرے سُنّی عزیزون نے اُنسے اجتناب و احتراز کر لیا
تھا اور بالکل مخالطت و مجالست ترک تھی اور اب تک ہے اور اسکو ہم بہت بڑا ثواب سمجھے ہوئے تھے
اور تدین و تقوی جانتے تھے مگر حضرت کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہماری وہ بالکل حماقت تھی اور ہم
سخت توہم مین گرفتار تھے ہم اُنکے بھائی وہ ہمارے بھائی مذہب مین کچھ مخالفت وہ بھی خفیف اور
سہل ممکن تھا کہ اسکو ہم اپنی حماقت تسلیم کر لیتے اور اس امر کو اپنی جہالت و تعصب سمجھ لیتے مگر
فتاوی القدوہ اور نذیر الندوہ نے ظاہر کر دیا اور ہمکو سمجھا دیا کہ ہماری ہی سمجھ ٹھیک تھی اور حضرت کا
ایسا تحریر فرما دینا کسی مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے لہذا مین عرض کرتا ہون کہ میری اس ناچیز تحریر
کا جواب مفصل کہ جس سے مخالفین کی تحریرین باطل اور ہماری اس امر کی حماقت کہ جسکو ہم تقوی
سمجھے ہوئے تھے کامل طور سے ظاہر ہو جائے بہت جلد عنایت فرمائیے بلکہ بواپسی ڈاک جواب

ایک ممبر ہون اور خاص اسی جلسہ پر یہ اعتراضات شائع ہوئے ہین اور اسی کے یہ نقائص ظاہر کیے گئے ہین اپنے مخدوم مولانا ناظم صاحب کو تکلیف دی اور اپنے شکوک کا اُنسے ازالہ چاہا تو کیا بُرا کیا۔
صاحبو مین تو اس حیثیت سے بھی کہ ایک مسلمان ہون اور مولانا ناظم صاحب مسلمانون کے ایک عالم ہین ہر طرح سے پوچھنے کا حق رکھتا ہون بلکہ ندوہ تو اس امر کو پاس کر چکا ہے اور مفتیان ندوہ کو تاکید لکھ چکا ہے کہ۔ جو شخص کسی قسم کا سوال ندوہ سے کرے اُسکا جواب نہایت تحقیق اور تنقیح سے دیا جاے خواہ وہ سوال متعلق احکام فقہیہ سے ہو یا عقائد اسلامیہ سے سائل خواہ مسلمان ہو یا غیر مذہب والا۔ بہر حال مین اسکا ضرور مستحق ہون کہ مولانا ناظم صاحب مجکو میرے دوسرے خط کے جواب دینے مین اور میرا اطمینان کرنے مین ہرگز سکوت نفرماتے۔
اب ملاحظہ فرمائیے مین نے ایک عریضہ مولانا کی خدمت مین ۱۴ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ کو بصیغۂ جوابی رجسٹری روانہ کیا۔

وہو ہذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَاحِیُ الفِتَنِ وَالمُبتَدِعِینَ حَامِیُ الاِسلَامِ وَالمُسلِمِینَ مولٰنا سید محمد علی صاحب ناظم عَمَّ فیضُہ دامَ مجدُہٗ
احقر محمد مظہر الحق نعمانی رُدولوی بعد ہدیۂ سلام خدمت عالی مین مکلف وملتمس ہے۔ مولانا اس زمانہ مین جلسۂ متبرکہ ندوۃ العلما کی نسبت جسقدر تحریرین حضرات مخالفین نے شائع فرمائی ہین مین نے بالاستیعاب اُنکو دیکھا اُنکے دیکھنے سے رنج ہی نہین ہوا بلکہ صدمۂ عظیم ہوا اور معلوم ہوگیا کہ ہماری قوم کے اُبھرنے اور افلاس ونکبت سے بچنے کی بظاہر اب کوئی شکل نہین معلوم ہوتی بلکہ مشیت ازلی اسکے موافق پائی جاتی ہے افسوس اور ہزار افسوس اس زمانۂ ناہنجار مین اس جلسہ کا ہونا اور علماے کرام کا مجتمع ہونا ایک ایسا امر تھا کہ جسکو امداد غیبی پر محوّل کیا جاے بلکہ امداد غیبی ہی سمجھی جاے تو بعید نہین تھا مگر اسمین مخالفت کا ہوجانا اور پھر مخالفین کی کتابون کا چھپنا بہت ہی مضرت رسان امر ہوا مولانا یہ تو ایک قصہ اور کہانی ہے جسپر ہم روتے تھے اور روتے ہین اور یقینی روینگے اس سے قطع نظر کرکے مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ یہ مخالفت کیون ہوئی اور کیون اسقدر بڑھائی گئی اور اصلاح کی کا صورت کیون نہ نکالی گئی۔ مولانا جب اس جلسہ مین اسقدر علما اور عقلا جمع ہوتے ہین اور اُنھون نے

جاہیہ اسکا جواب تحریر فرمائین تاکہ اُسکو بند کیا جاے اور لوگون کو سمجھا دیا جاے کہ حقیقت حال صرف اسقدر
ہے اور نفس الامر مین یہ فتنہ وخرخشہ اس امر پر واقع ہوا مولنا ایک بات مجھے اور یاد آگئی اُسپر بڑا شور وشغب
اور نہایت بحث ومباحثے ہورہے ہین یہ جو حضرت نے کتاب روئداد جلسۂ لکھنؤ کے صفحہ ۱۰ پر تحریر فرمایا
ہے کہ دو اب خیال کیجیے بلحاظ عمل اور اعتقاد دونون کے کسقدر فرق ہے اگر اسپر خیال کیا جاے
کہ فرض کو ممنوع خیال کرنے والا اور حرام کو حلال جاننے والا ہمارے عقائد کی رو سے کیسا ہے
تو ایسا سخت حکم نکلیگا کہ ان چارون گروہون یعنی حنفی شافعی مالکی حنبلی مین اسلامی شرکت
بھی نہ رہیگی ،، مولنا یا وہ تفریط یا یہ افراط اہل تشیع کی نسبت ارشاد ہے کہ اہل سنت مین اور اُنمین
صرف فروعی اختلاف ہے نہ کہ اصول مین حالانکہ ہر ذی علم جانتا ہے کہ وہ کتاب اللہ مین نقصان کے قائل
ہین ائمہ علیہم السلام کے انبیا پر افضل ہونے کو وہ اعتقاد رکھتے ہین حالانکہ یہ دونون امر رکن دین اور
اصل ایمان ہین نہ کہ فروعی مسائل اور ائمہ اربعہ مین جو چند فروعی مسائل مین اختلاف ہے اُنکی نسبت یہ ارشاد کہ
اُنمین اسلامی شرکت بھی نہین - خیر مجھے اس سے بحث نہین اور اس سے بھی تعلق نہین کہ امور اجتہادیہ مین
حرام کو حلال جاننے والے اور حلال کو حرام جاننے والے پر کوئی حکم اسلام وکفر کا قائم نہین ہوسکتا -
مجھے اسقدر استفسار ہے کہ مفتی صاحب نے اسکی نسبت جو کچھ اپنے فتوی مین تحریر فرمایا ہے اُس سے
اس عبارت کا رد ہوتا ہے یا نہین - مولنا براے خدا ہم لوگون کو سنبھالیے ورنہ ہم سخت تذبذب اور
تردد مین گرفتار ہوگئے ہین ندوہ کی ممبری اور شرکت اس غرض سے کی گئی تھی کہ ہمارے واسطے کچھ
بھلائی ہو نہ اسوجہ سے کہ ہم اور آفت مین گرفتار ہوجائین اور سخت خلفشار مین مبتلا ہون - اور اس
جلسہ کی کتاب روئداد طبع ہوئی یا نہین مخالفین بہ روئداد (سرگذشت وماجراے ندوہ) کے نام سے
چھپوا رہے ہین حضرت کو بھی تعجیل فرمانا چاہیے - فقط -

۱۴ - محرم الحرام سنہ ۱۳۱۴ ہجریۃ الشریفۃ
از ریاست عثمان پور ضلع بارہ بنکی ملک اودھ

اسکے جواب مین یہ مفاوضۂ شریفہ مولنا ناظم کا ۲۳ - محرم الحرام کو میرے پاس پہونچا -

نمبر ۱۴۸۴ باسمہ تعالی کانپور سنہ ۱۳۱۴ ہجری

بخدمت محب العلماء والصالحین منشی محمد مظہر الحق صاحب نعمانی زید لطفہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرحمت ہو ورنہ تمام اراکین رُدولی شریف ایک اشتہار اپنے تبریہ کا جلسہ ندوۃ العلما سے شائع کرنیوالے
ہین اور غالبًا بہت جلد شائع ہوگا اور یہ امر بہت ہی ہنسی کا سبب ہوگا اور غیر قومین نہایت ہی مضحکہ
اڑائینگی اور دوسرے حضرات ہمارے ہمقومون کو بھی جُرأت و جسارت ہوگی کہ وہ بھی ایسے امور کو شائع
کرین مولنا بہت افسوس اور سخت تاسف ہوا اس امر پر کہ جو اس مرتبہ جلسہ بانس بریلی مین شور و شغب
واقع ہوا زیادہ تعجب اور نہایت افسوس حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کے خطوط اور فتوی پر ہوا یعنی فتوی
مین وہ تصحیح فرماتے ہین کہ غیر مقلدین اہل سنت سے خارج ہین اور اسکی ہی تشریح کرتے ہین کہ صرف کلمہ پڑھ لینے
اور قبلہ کی طرف نماز ادا کر لینے سے مسلمان نہین ہوسکتا تاوقتیکہ تمام ضروریات دینی کا مُقر نہو خطوط مین جو تحریر
فرمایا ہے اور آپکی جانب سے شائع کیے گئے ہین اسمین یہ ارشاد ہے کہ ہمارے جوابون سے ندوہ کو کچھ ضرر نہین
پہونچتا۔ مین نے فتوی کو اور روئداد جلسہ لکھنؤ کو سامنے رکھا مین کوئی عالم نہین ہون مگر اردو خوان ضرور
ہون فتوی کے جواب کو اور آپکی تحریر کو ملایا تو صریح طور پر ظاہر ہے کہ آپکی تحریر کا صریح رد ہے۔ حضرت فرماتے
ہین کہ غیر مقلدین کی نزاع اہل سنت سے مثل نزاع حنفی شافعی کے ہے یعنی اہل سنت مین وہ لوگ داخل
ہین مفتی صاحب فرماتے ہین کہ۔ وہ اہل سنت سے خارج ہین۔ حضرت فرماتے ہین کہ جس شخص نے
کلمہ پڑھ لیا اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کر لی وہ اس قابل ہے کہ ہمارا دینی بھائی بنایا جاوے اور۔
کُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا۔ کا مصداق ہوجاے۔ مفتی صاحب فرماتے ہین کہ تاوقتیکہ تمام ضروریات دینیہ
کا اقرار نہ کرے نہ مسلمان ہوسکتا ہے نہ دینی بھائی بنانے کے قابل ہے۔ آپ فرماتے ہین کہ۔ اہل تشیع
سے نزاع نفس الامر مین بہت سہل اور خفیف ہے لہذا اُنسے مخالطت و مجالست کرنی چاہیئے۔ مفتی صاحب
ارشاد فرماتے ہین کہ مبتدعین کا رد کیا جاے اور اُنسے سلام و کلام ترک کیا جاے اور اُنپر لعن و طعن کیا جاے
مجکو اس سے غرض نہین کہ مفتی صاحب کے جوابات صحیح ہین یا غیر صحیح۔ مجکو اس امر مین کلام ہے کہ مفتی
صاحب نے یہ کیونکر فرمادیا کہ ہمارے جوابون سے ندوہ کو کچھ تعلق نہین نہ اُنسے ندوہ کا کچھ رد ہوسکتا
ہے مولنا یہ امر تو ایسا سہل ہے کہ ہر اردو خوان سمجھ سکتا ہے۔ غرضکہ جو شخص فتوی کو اور روئداد جلسہ
لکھنؤ کو سامنے رکھیگا وہ خوب سمجھ لیگا کہ ان جوابون سے صریح ندوہ کا رد کیا جاتا ہے اور روئداد کی تحریر کو
باطل کیا جاتا ہے غرضکہ عجب کشمکش مین طبیعت پڑی ہے۔ گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل۔ مجکو اسوقت اس
عرض کرنے کی یہی ضرورت واقع ہوئی کہ وہ اشتہار جسکو مین قبل مین عرض کر چکا ہون قریب شائع ہونیوالا ہے حضرت

تمام قوت خانہ جنگیون مین منحصر کرلی ہے اور رات دن آپسمین جوتی پیزار کیا کرتے ہین نہ مناظرہ قرینہ کا ہوتا ہے نہ احقاق حق کچھ ڈھنگ سے صرف یا تو فوجداری کرتے ہین یا مقدمات لڑتے لڑتے لندن تک ہزارون روپیہ بیکار ضائع کردیتے ہین مین نے سنا ہے کہ پورب مین آمین بالجہر کے ایک مقدمہ مین صرف ایک فریق کا پندرہ ہزار روپیہ صرف ہوا ہے اب آپ خود ہی انصاف فرمائیے کہ کیا اسی کا نام رد بدعت ہے ایک آمین بالجہر کو آپ نے مسدود کرنے مین فکرین کین گر اُس سے زیادہ ہزارون مفسدے برپا ہوگئے غیر قومون نے ہماری اس خانہ جنگی پر مضحکہ اوڑائے اُنکے سامنے ہمارے علما ملزمون کی طرح کھڑے کیے گئے اور ہماری مقدس کتابین کافرون کی کُرسی کے سامنے ڈھیر کی گئین استغفراللہ یہی غیرت ایمانی ہے ۔ خدا کا شکر ہے کہ آپکی طرف یہ وبا عام نہین ہے پورب مین جاکر دیکھیے کہ روز یہی فضیحتیان اور جوتی پیزار ہوا کرتی ہے اِسوجہ سے غیر قومون کو موقع ملگیا ہے کہ وہ اپنا دام فریب بچھاکر نوعمر مسلمانون کو دین اور اسلام سے بیگانہ کررہی ہین فاروقی اور صدیقی نسلین جنکی وجہ سے ہندوستان مین اسلام کا ستارہ چمکا آج اسلام سے بیگانہ ہوئی جاتی ہین اور ہمکو خورد و خواب یا باہمی نفرت انگیز لڑائیون سے فرصت ہی نہین ہے کہ اسکی کچھ فکر کرین اِن عیبون پر نظر کرکے علما کی ایک جماعت نے چاہا کہ یہ شرم انگیز کارروائی مسدود کیجاوے اور اُنھون نے یہ مبارک مجلس قائم کی اور صرف اِسی نظر سے غیر مقلدون کو بھی اِسمین شریک کیا کہ باہمی اختلاف و مباحثہ تو ہوتا ہی رہیگا لیکن سب ملکر غیر قومون کے حملئہ بیجا کو روکین اور دفع کرین اِسمین یہ فائدہ ہی نہین سوچے کہ جو ہزارون روپیہ اِس نکبت و فلاس کی حالت مین مسلمانون کا ضائع ہو رہا ہے اُس سے وہ محفوظ رہینگے ۔ نیز سب سے بڑا فائدہ ایک یہ بھی مدنظر تھا کہ آج تک غیر مقلدون کی کوشش جو اسقدر ہوئی وہ صرف اِس وجہ سے کہ اُنکو ہمنے اپنا مدمقابل بنالیا اور اپنی جماعت سے اُنکو علٰحدہ کردیا اُنکو بھی ضد اور اصرار بڑھا اور اپنی جماعت کے بڑھانے مین کوشش کرنے لگے اور ہمارے امامون کو ردو رد بُرا بھلا کہنے لگے یہانتک کہ آج صرف پورب مین اُنکی مردم شماری لاکھون سے بڑھ گئی ہے اور یہی حالت پنجاب کی بھی ہے ۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ انکا نشان بھی ہند مین نہ تھا اگر ہم ایسے آشتی اور نرمی سے برتاؤ کرین تو امید ہے کہ اُنکی وہ ضد کم ہوجائیگی اور اِس بات کی فکر نہو گی کہ کوئی نئی بات نکالین اور کیا عجب ہے کہ

آپکے عنایت نامہ کے دیکھنے سے فقیر بہت محظوظ ہوا کیونکہ اِن باتون کا دریافت کرنا آپکی حمیت اسلامی
اور عزت ایمانی کی دلیل ہے۔ فقیر اُن لوگون سے بہت خوش ہوتا ہے جو بے تکلفانہ اپنے شکوک ظاہر
کر دیتے ہین اور جواب کے خواہان ہوتے ہین ورنہ اس زمانہ مین ایسے نیک نیت بہت کم ہین جو خلوص
اور صلاحیت کی راہ سے اختلاف کرین اور جواب باصواب کے ملجانے پر ہٹ دھرمی چھوڑ کر خالصًا لوجہ اللہ
اپنے ذاتی اغراض پر مسلمانون کی بہبودی اور فلاح کو مقدم سمجھین یہ آپکو معلوم ہے کہ دنیا مین کوئی کام
ایسا نہین پایا گیا جسکی مخالفت نہین ہوئی ہو ابتداے ظہور اسلام سے اِسوقت تک کوئی اچھے سے اچھا
کام فرض کیجیے اور غور سے دیکھیے کہ اُسمین مخالفت ہوئی ہے یا نہین شاید آپکو کوئی کام ایسا نہین
ملیگا جسکی مخالفت نہو چکی ہو یہ میرے امکان سے خارج تھا کہ مین مخالفت کو نہونے دیتا البتہ اُسکے
اصلاح کی تدبیرین جہانتک میرے امکان مین تھین مین نے دریغ نہین کیا مخالفین کے جو خطوط میرے
پاس آتے رہے اُسکے جواب مین مین نے بہت کچھ اصلاح کی طرف متوجہ کیا اور یہ بھی لکھا کہ اِسکا فیصلہ
نہایت آسانی سے بالمشافہہ ہوسکتا ہے مگر اُنھون نے مطلق اِسکی پرواہ نکی اور رسالہ بازی کرنے لگے
وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا۔ آپنے لکھا ہے کہ اِس مخالفت کا مدار دو باتون پر ہے ایک
تو یہ کہ اسمین بدمذہب رکن ہین۔ دوسرے یہ کہ ردّ بدعت کا مسدود کیا جاتا ہے۔ اِن دونون باتون
کا جواب مختصر لفظون مین دیتا ہون (۱) آپ غور کیجیے کہ فی زمانہنا مسلمانون کی کیا حالت ہے اعلیٰ سے
لیکر ادنیٰ تک غفلت اور نااتفاقی کی بلا مین گرفتار ہین اور دنیاوی زندگی کو اُنھون نے صرف خورد و نوش تک
محدود کر لیا ہے اور غیر قومون کی یہ حالت ہے کہ وہ برابر اپنی ترقی مین کوشش کر رہی ہین جب
اُنھون نے مسلمانون کو غافل پایا تو دست درازیان کرنے لگے آپکو معلوم ہوگا کہ صرف امریکہ کی مشن
ہے جو شاید پانچ کروڑ روپیہ سالانہ ہندوستان مین صرف کر رہی ہے جسکا مقصود اصلی یہ ہے کہ
خدانخواستہ مسلمانون کو عیسائی بنائے اِدھر مدراس و پنجاب مین گانون کے گانون عیسائی ہوتے چلے جاتے
ہین اِسی طور پر آریہ سماج کو دیکھیے کہ کچھ دنون پہلے اِنکا وجود بھی نہین تھا اب لاکھون سے متجاوز ہوگئے ہین
آخر یہ نئے عیسائی اور آریہ دھرم کون لوگ ہین ۔ اِسمین غور کرنا چاہیے اور مسلمانون کو اپنی فکر
کرنا چاہیے صرف یہی کافی نہین کہ بذات خود مسلمان رہین اور ہمارے دینی بھائی غیر قومون کے
دست تظلم مین آجائین اور فکر کرنی تو درکنار کچھ افسوس بھی نہو بہ نتیجہ صرف اِس بات کا ہے کہ ہمنے اپنی

ندوہ جس نیک نیتی سے قائم کیا گیا ہے اور اُسکے جو مقاصد ہین وہ اِسکے محتاج نہین کہ اُنکو کوئی ثابت
کرے چند دنون کے بعد حق خود بخود لوگون پر ظاہر ہو جائیگا - آپ متقل رہین حق کو ہاتھ سے نہ دین جو
شبہات آپنے کیے ہین وہ مولوی عبد القادر صاحب کے خط مین ہین - اور پرسون بمبئی کے ایک خط سے
معلوم ہوا ہے کہ اُس خط کا نہایت عمدہ محققانہ جواب چھپ رہا ہے مین نے منگا یا ہے آنے کے بعد
بھیجونگا - روئداد کی عبارت کا جو مطلب بیان کیا گیا ہے وہ مطلب ہرگز نہین ہے آپ نے اُنکے
بیان پر اعتماد کر کے وہ ہی مطلب قرار دیا ہے - دیکھنے سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدون کے اقسام ہین
جن غیر مقلدون کی فتح المبین مین برائی لکھی ہے وہ ویسے ہی ہین اور ایک قسم ہے جو بعض بعض
مسائل فروعیہ مین اختلاف رکھتے ہین اُنھین کے اختلاف کو روئداد کے صفحہ ۱۰ مین مثل اختلاف
ائمہ اربعہ کے لکھا ہے اور جو غیر مقلد عقائد مین مخالف ہین اُنھین علٰحدہ کیا ہے اُسی صفحہ کی ۱۴ سطر
ملاحظہ کیجیے اسمین لکھا ہے (اب رہے بعض وہ حضرات جو حد سے زیادہ بڑھ گئے ہین الخ) اُنھین
مین شیعون کو داخل کیا ہے اُس عبارت کو غور سے دیکھیے - جناب مفتی صاحب دام ظلہ کے
فتوی کی نسبت جو آپنے لکھا ہے اُسکے بارے مین مین اسوقت کچھ نہین کہ سکتا جب تک کہ تمام
اصلی مُہری و دستخطی استفتا نہ دیکھ لون کیونکہ مجکو اس مطبوعہ استفتا پر اطمینان نہین ہے صرف
اسقدر جواب کافی ہے کہ اتنے بڑے علامہ جنکے فیض سے ہزارون علما مستفید ہو چکے ہین
اُنھون نے ندوہ کی صدارت فرمائی اگر وہ اس تحریر کے موافق ندوہ کو برسر خلاف سمجھتے
ہرگز ایسا نہ کرتے دو رسالے جو قبل جلسہ بعض حضرات نے لکھے تھے وہ اور مختصر کیفیت جلسہ
پانچ پانچ نسخہ بھیجے جاتے ہین اُنھین تقسیم کر دیجیئگا - اور آخر مین پھر کہتا ہون کہ آپ اُنھین
ندوہ سے کہدیجیے کہ مخالفین ندوہ نہایت غلط فہمی یا ہٹ دھرمی کر رہے ہین - ایسا نہو کہ شیطان
لعین دھوکہ دیکر تائید حق سے ہٹا کر دین کے بیخ کن حضرات کا پیرو بناوے خدا ایسا نکرے
آمین - آپ بہت استقلال کے ساتھ اپنی سچی بات پر قائم رہین - تمام ارا کین ندوہ کو سلام مسنون
پہونچا دیجیئگا -

والسلام

محمد علی ناظم ندوۃ العلما

رفتہ رفتہ اُسکی شورش بالکل مٹ جاے اور یہ ہمارے قابو مین آجائین کیونکہ الحمد للہ باوجودیکہ اُنکی جماعت بہت بڑھ گئی ہے مگر تاہم ہندوستان مین احناف اُنکے المضاعف ہین اور اس نرمی اختیار کرنے کی وجہ یہی ہے کہ سختی کرکے دیکھ لی اُسکا نتیجہ اُنکی ترقی ہوئی کیونکہ حاکم وقت کی طرف سے آزادی ہے۔ ان حکمت عملیون کو لوگ سمجھتے نہین خواہ مخواہ کو مخالفت کرنے لگے کہ اپنی جماعت مین بھی پھوٹ پڑ جاے اور جو کچھ رہی سہی برکت ہے وہ بھی جاتی رہے۔ بہرحال غیر مقلدون کے شریک کرنے کا بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ یہ لوگ اس اصلاح کے زعم مین اپنی کوششون سے غافل ہوجائین اور ائمہ دین پر جو طعن و جرح کرتے ہین وہ موقوف ہوجاے اور بتدریج اُنکی جمعیت ٹوٹ جاے باقی رہے شیعہ وہ ہرگز اسمین شریک نہین ہین سال پیوستہ مین چونکہ دستاربندی کا جلسہ اور ندوۃ العلما ایک ساتھ ہوا تھا اُسمین ایک شخص مولوی غلام حسنین شیعی شریک ہوئے تھے اُسکے بعد سالگذشتہ مین بھی وہ آئے اور نہایت ہی اصرار کیا کہ ہمین بیان کرنے کی اجازت دیجیے ہمسے چندہ لیجیے۔ ہمنے ہرگز نہ مانا۔ اس سال کوئی بھی نہ تھا کیونکہ جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ۸ - رجب مین اسکا فیصلہ ہوچکا ہے کہ شیعہ شریک نہ کیے جاوین یہ جلسہ صرف اہل سنت کا ہے سالگذشتہ مین مولوی غلام حسنین کا جلسہ مین شریک نہ کرنا یعنی اُنھین بیان کی اجازت نہ دینا بہت مشہور امر ہے مگر افسوس ہے کہ مخالفین ندوہ اپنی تحریرون مین اُنکی شرکت پر زور دے رہے ہین (۲) امر دوم یہ بالکل ندوہ پر افترا ہے کہ وہ رد بدعت کو مسدود کرنا چاہتا ہے آپ اس موٹی بات کو خیال کیجیے کہ اسکے ارکین اکثر وہ ہین جنکی تمام عمر رد بدعت مین بسر ہوئی مولوی ابومحمد عبدالحق صاحب دہلوی کو آپ جانتے ہونگے جنکی تمام عمر رد بدعت مین بسر ہوئی جنھون نے تفسیر حقانی لکھی ہے اور تمام عمر نیچریون اور غیر مقلدون کی تردید کرتے رہے ہین کیا اُنسے آپکو امید ہوسکتی ہے کہ اس بوڑھاپے مین اُنکے خیالات بدل جائینگے۔ خود اس فقیر نے اپنی عمر کا بڑا حصہ مناظرہ مین صرف کیا ہے اس قطع نظر روئداد کی تمہید مین کوئی فقرہ ایسا نہین ہے جس سے یہ مطلب نکل سکتا ہو۔ جہانپر اس قسم کا ذکر ہے وہانپر فضیحت کن نزاعون کے مٹانے کا تذکرہ ہے جس سے مراد وہی دیوانی اور فوجداری کے مقدمات ہین اور یہ ان تو سوء ظن اور بدگمانی کا کوئی علاج ہی نہین ہے۔ فقیر کے احباب نے ہرچند اس بات کی خواہش کی کہ اُنکے جواب مین رسالے لکھے جاوین مگر مین نے اسکی ضرورت نہین سمجھی کیونکہ

بریلی مین شائع کیا گیا ہے اُسکے صفحہ ۳ - اور ۴ - مین جو سوالات اور جوابات مرقوم ہین اُن جوابات
کی بہتیک مین نے تصحیح کی ہے اور مُہر کردی ہے الخ) **مولٰینا** مین نے جو کچھ اعتراضات لکھے تھے
وہ اِسی فتویٰ کے مطابق لکھے تھے جسکی تصدیق مفتی صاحب قبلہ مدظلہ فرماتے ہین پھر اسکی
نسبت فقط اتنا جواب دیدینا کہ مین جبتک اُس استفتا کو نہ دیکھ لون مطبوعہ استفتا پر مجکو اطمینان نہین ہے
برائے خدا کیونکر مان لون اِسوقت مین سخت توہم مین گرفتار ہون کہ مین خدا کی قسم آپکو عالم ربانی اور
فاضل متدین جانتا ہون لیکن اِسکے ساتھ یہ کیسے خیال کرلون کہ آپ نے فتویٰ جو در رقعہ حیدرآباد کو
نہین دیکھا یا آپ مفتی صاحب قبلہ کے خط سے مشرف نہین ہوئے **حضرتنا** یہ خط تو آپکی جانب سے
مخالفین کی تکذیب کے واسطے شائع کیا گیا اور چھپوا دیا گیا ہے - حالانکہ بنظر انصاف سے دیکھیے تو
مخالفین کی تکذیب نہین ہوسکتی کیونکہ فتویٰ کے اوپر جو تمہیدی عبارت مولوی عبد الرزاق صاحب
کی ہے اِسکا کسی نے بھی دعویٰ نہین کیا کہ مفتی صاحب نے اِس عبارت کی بھی تصدیق و تصحیح کردی ہے
مولٰنا مین تو آپ سے ہدایت اپنے اطمینان اور طمانیت اور نیز دوسرون کی تسکین دہی کے
واسطے چاہتا ہون اور آپ مجکو بالا بالا ٹالتے ہین - مجھے اِسوقت یہ بھی خیال ہے کہ خدا کرے آپکے
دل مین یہ خیال نہ آجاے کہ یہ ندوہ کا مخالف ہے اور جواب سے محروم فرمائین مین صرف خالصاً لِلّٰہ
تسکین قلب چاہتا ہون پھر آپ خیال فرما سکتے ہین کہ صرف اِسقدر جواب دیدینے سے اُس شخص کو
جو فریقین کی تحریرین نظر غور سے دیکھ رہا ہو کیونکر اطمینان ہوگا - **مولٰنا** آپ نے اِس اپنی عبارت
سے فتویٰ مطبوعہ کی نسبت تمام اعتراضون کو تسلیم کرلیا صرف اُسکا جواب اُسکا مشکوک ہونا فرمادیا
حالانکہ اُسکی مشکوکیت خود مفتی صاحب کے خط سے جو آپکی جانب سے شائع ہوا ہے پہلے ہی رفع
ہوچکی اور یہ فرمادینا آپکا کہ (مفتی صاحب ندوہ کو اگر بر سر خلاف سمجھتے تو ہرگز اُسکی صدارت نفرماتے)
بالکل حضرت کی شان سے بعید ہے اور طالبون کو تذبذب اور تردد مین گرفتار کردینا ہے **مولٰنا**
اِس شرکت کو تو آپ جانین اور مفتی صاحب جانین - مفتی صاحب کے فعل سے کیونکر ہم استدلال
کرسکتے ہین - ہم فتویٰ پر عمل کرین یا اُنکے فعل کی اقتدا کرین مین اِسکو اِسی مقام پر چھوڑتا ہون
اِس امر مین خاص طریقہ سے آپ سے اطمینان چاہتا ہون **مولٰنا** مین نے عرض کیا تھا کہ
آپنے اپنے اعزہ رُفضا کو ایک مدت سے ترک کردیا ہے اور اِسکو ہم بڑا تقویٰ جانتے تھے حضرت

اِسکے جواب مین مین نے اُسی تاریخ ۲۳-محرم الحرام کو یہ عریضہ لکھا اور ۲۴-کو بصیغہ رجسٹری
جوابی روانہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محی الملۃ والدین مولانا سید ناظم صاحب دام فضلہ   بعد سلام خیر الانام محمد منظر الحق نام
نعمانی رُدولوی غفر اللہ ذنبہ الصوری والمعنوی مکلف وملتمس ہے۔ آج یوم یکشنبہ ۲۳-محرم الحرام
سنہ ۱۳۱۴ ہجری کو حضرت کا مفاوضۂ شریفہ پہونچا غایت مرتبہ کا مشکور اور نہایت درجہ کا ممنون ہوا
علماے حقانی کی یہی صفت ہے اور علماے ربانی کی یہی خدمت ہے کہ اپنے وابستگان کی جلد خبر لین
اور اُنکے شکوک اور اوہام کو رفع کرتے ہین مین اس عریضہ مین جو کچھ عرض کرونگا وہ وہی باتین عرض کرونگا
جو اپنی فہم کے موافق مخالفین کی تحریرون سے سمجھ لی ہین یا جو اَور لوگ اُنھین تحریرون کو دیکھ کر
بیان کرتے ہین مجکو اسمین یہ مقصود ہے کہ نہ فقط میرا ہی اطمینان ہو بلکہ جملہ اراکین رُدولی شریف
کی طمانیت ہو جاے حضرتنا والا نامہ نے محظوظ تو بہت ہی فرمایا مگر **انصاف** یہ ہے کہ میری
ابھی تسکین نہین ہوئی دو وجہ سے۔

وجہ اول یہ کہ میری کُل باتون کا جواب عنایت نہین ہوا۔
وجہ دوم یہ کہ جو توجیہ حضرت نے مخالفین کے اعتراضات کی نسبت فرمائی ہے وہ مجھ کم فہم
کے نزدیک ابھی قوی نہین ہے۔ بہت تعجب اور سخت افسوس اس تحریر پر ہوا جو حضرت نے
لکھا ہے کہ (جناب مفتی صاحب دام ظلہ کے فتوی کی نسبت جو آپنے لکھا ہے اُسکے بارہ مین مین
اِسوقت کچھ نہین کہ سکتا جب تک کہ خاص اصلی دمُہری و دستخطی استفتا نہ دیکھلون کیونکہ مجکو اس مطبوعہ
استفتا پر اطمینان نہین) **قبلہ وکعبہ** اِس امر مین جو کچھ عرض کرونگا اگر کوئی لفظ خلاف شان
عالی میرے قلم سے نکل جاے تو معاف کیا جاؤن۔ **مولانا** تمام شور وشغب اور سب بحثین اور
مباحثے اسی فتوی کی نسبت اور حضرت کی تحریر کے متعلق ہین **مجکو** اسقدر جواب دیدینا کہ مین
اِس فتوی پر اطمینان نہین رکھتا کیسے کافی سمجھ لون اور اپنے اطمینان کے واسطے کس طرح
وافی مان لون **حضرت** مین نے تو اُس خط کو بھی دیکھا ہے جو آپکی جانب سے مفتی صاحب کا
کر کے شایع ہوا ہے اور اُسمین اِس عبارت کو بھی پڑھا ہے کہ (جو ورقہ جو حیدر آباد مین چھپ کر

فرمائی گئی کہ غیر مقلدون کے اقسام ہین جن غیر مقلدین کی فتح المبین مین بُرائی لکھی ہے وہ
ویسے ہی ہین - اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جب غیر مقلدین موافق تحریر فتح المبین کے آپکے
نزدیک بھی اہل سنت سے خارج ہین تو پھر اُنکو شریک کرنا جلسہ مین کیا جس حالت مین جلسہ
مخصوص بہ اہل سنت ہو چکا کیونکہ حضرت کی تحریر سے ثابت ہے کہ آپ غیر مقلدون کو صرف
اسیوجہ سے شریک کرنا چاہتے ہین کہ انکی بدمذہبی دفع ہو اور اہل سنت اُنکے لعن وطعن سے
محفوظ رہین پھر قبلہ وکعبہ شیعہ کے شریک کرنے مین کیا قباحت ہے وہان تو صحابہ پر تبرّا
ہوتا ہے آپنے مجتہدین کے تبرّا کا خیال فرمایا اور صحابہ پر تبرّا ہونے کا لحاظ نہ کیا جو مجتہدین
سے بدرجہا مراتب مین بڑھے ہوئے ہین اور اپنی عبارت کی نسبت جو روئداد لکھنؤ صفحہ ۱۱
مین لکھی ہے یہ توجیہ فرمایا - اور ایک قسم ہے یعنی غیر مقلدون کی جو محض بعض مسائل فروعیہ
مین اختلاف رکھتے ہین اُنھین کے اختلاف کو روئداد کے صفحہ ۱ مین مثل اختلاف ائمہ اربعہ کے
لکھا ہے - مجکو مطمئن نہین کرتی مین ہندوستان مین غیر مقلدین کے اُسی گروہ کو دیکھتا ہون
جو ائمہ پر لعن وطعن کرتے ہین اور امام ابو حنیفہ کو مخالف قرآن وحدیث جانتے ہین اُن ہی
سے مقدمات ہوئے اُن ہی کی رد لکھی گئی - اُنھین سے جھگڑے اور رنجشین ہوئین پھر حضرت تو اس
روئداد مین ہمکو نصیحت فرماتے ہین اور غیر مقلدین سے آشتی وصلح کرنے کی ہدایت کرتے ہین اور
اسی کی ہمکو تعلیم دیتے ہین کہ غیر مقلدین سے ناحق تم مخالفت کرتے ہو اُنکا اختلاف تو مثل ائمہ اربعہ کے
ہے پس اگر یہ نصیحت اور ہدایت اِن ہی غیر مقلدین کی نسبت ہے جو محض بعض مسائل فروعیہ مین
اختلاف رکھتے ہین نہ اُن غیر مقلدین کی نسبت کہ جو حضرت کے نزدیک بھی موافق کتاب فتح المبین کے
اہل سنت سے خارج ہین تو پھر یہ نصیحت بے سود اور یہ ہدایت بیفائدہ نہ ہمنے ابھی تک اُن غیر مقلدین
کو دیکھا نہ ہندوستان مین اُنکو کسی جگہ پایا نہ اُنسے بحث نہ اُنسے مباحثہ غرض کہ صرف اسقدر بالاجمال
فرمادینا میرے واسطے کافی نہین ہوا - الحمد للہ حضرت نے اس خط مین یہ بھی تسلیم فرمالیا کہ غیر مقلدین
کی ایک قسم عقاید مین بھی اہل سنت کے مخالف ہے. اور وہ وہی ہین جنکا ہندوستان مین شور وشغب ہے
اور پورب اور پنجاب مین گانوٗن کے گانوٗن ہوتے چلے جاتے ہین اور یہ جو رد بدعت کی نسبت ارشاد ہوا -
یہ بالکل ندوہ پر افترا ہے کہ وہ رد بدعت کو مسدود کرنا چاہتا ہے - مین اسوقت تمہیدی عبارت سے

کی تحریر سے معلوم ہوا کہ وہ ہماری حماقت تھی مگر فتاوی القدوہ نے ہمکو سمجھا دیا کہ ہماری ہی سمجھ ٹھیک تھی۔ حضرت نے اسکی نسبت کچھ تحریر نفرمایا کہ واقعی یہ ہماری حماقت ہے یا ہمارا یہ فعل شرع کے موافق ہے اور اس معاملہ مین حضرت کی تحریر کی غلطی ہے یا فتاوی القدوہ وغیرہا کا مغالطہ ہے ہمکو معلق نہ چھوڑیے ہمارا کامل اطمینان فرما دیجیے۔ حضرت نے جو بدمذہبون کے رکن اور ممبر ہونے کی نسبت خاصۂ شیعہ کے متعلق جو یہ عبارت تحریر فرمائی باقی رہے شیعہ وہ ہرگز اسمین شریک نہین سال پیوستہ مین چونکہ دستاربندی کا جلسہ اور ندوۃ العلما ساتھ ہوا تھا اُسمین ایک شخص مولوی غلام حسنین شیعی شریک ہوئے تھے اُسکے بعد سال گذشتہ مین بھی وہ آئے اور نہایت ہی اصرار کیا کہ ہمین بیان کرنے کی اجازت دیجیے ہمسے چندہ لیجیے ہمنے ہرگز نہ مانا۔ اسقدر جواب سے معترضین کا اعتراض رفع نہوسکا اور واقعی میرا بھی اطمینان نہوا میرے سامنے اسوقت رودادِ جلسۂ دستاربندی کانپور اور روداد جلسۂ ندوم ندوۃ العلما رکھی ہوئی ہے یہ دونون کتابین شیعہ کی رکنیت کو بخوبی ثابت کر رہی ہین۔ باقی رہا یہ سال تو اس سال کے پہلے کے اعتراضات مخالفین کے ہین نہ بعد کے پس اُنکا اعتراض بحالہ باقی رہتا ہے اور کوئی توجیہ وجیہ اُس اعتراض کے جواب کی نسبت معلوم نہین ہوئی۔ باقی یہ جو فرمایا۔ کہ جلسۂ انتظامیہ منعقدہ۔ ۸ رجب مین اسکا فیصلہ ہوچکا ہے کہ شیعہ شریک نہ کیے جاوین یہ جلسہ صرف اہل سنت کا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ۔ آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید ۔ لیکن میرے خیال مین یہی لفظا تخصیص جلسہ کی اہل سنت کے ساتھ بریلی کے جلسہ مین اگر شائع کر دیا جاتا تو شاید اسقدر شور و شغب نہوتا یا جو کچھ ہو واللہ اعلم۔ اب مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ حضرت نے جو دو ورق والا نامہ کے ہمدردی اسلام اور مسلمانون مین تحریر فرمائے اُس سے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ تمام فرق اہل اسلام مجتمع ہوکر شریک ہون اور خارجین اسلام کے حملون کو روکین اب شیعہ کیون خارج کیے گئے اور یہ جلسہ مخصوص بہ اہل سنت کیون ہوا حضرت نے ان ہی دو ورقون مین غیر مقلدین کے بہت سے حالات لکھے اور اُنکے شور و شغب بھی بیان فرمائے اور اُنکو لفظ وہابی سے بھی تعبیر فرمایا اور یہ بھی تسلیم فرمایا کہ وہ ہمارے اکابر کو سب و شتم کرتے ہین اور یہ اہل سنت کے ساتھ بُری طرح سے پیش آتے ہین اور اُنکا اہل سنت سے خارج ہونا بھی تسلیم فرمایا چنانچہ فتح المبین کی مُہر کی نسبت یہ توجیہ

واپس ہوکر آیا ہوا پاؤنگا -

والسلام خیر ختام

از ریاست عثمان پور ضلع بارہ بنکی ملک اودھ ۲۳ - محرم الحرام ۱۳۱۴ ہجری

اس عریضہ کے جواب سے جو حضرت نے **سکوت** فرمایا تو آج تک روز اول ہے مگر میرے بھائی منشی فرید الدین احمد صاحب سلمہ کے نام ایک خط ۶ - صفر کا لکھا ہوا بھیجا ہے اسمین میرے خط کی نسبت جسقدر عبارت ہے مین آپ حضرات کے حضور مین نقل کرتا ہون - منشی مظہر الحق صاحب کو مخالفین کے رسائل دیکھنے سے کچھ شبہات راسخ و ذہن نشین ہوگئے ہین مین نے انکو جو اصل حالت تھی لکھدی اور جو واقعی تھی وہ سمجھا دی لیکن مین دیکھتا ہون کہ انکی تحریر مین تشدد بڑھتا جاتا ہے لہذا مین نے انکی دوسری تحریر پر سکوت اختیار کیا انکے رفع شبہات کے کے لیے جو کچھ مین نے واضح طور پر لکھا تھا اگر وہ اپنے اعتقاد کے خلاف غور کر کے دیکھتے تو شاید حل مطلب بخوبی ہوجاتا - ممکن تھا کہ مین ایک بسیط رسالہ اس مادہ مین لکھتا لیکن طرز تحریر سے اسصورت مین بھی انکے سمجھنے کی امید نہ معلوم ہوئی آپ اپنے طور پر انکو فہمائش کیجیے مختصر کیفیت مین بھی اس قسم کے ذکر ہین جنسے کچھ تسکین ہوسکتی ہے پھر بمبئی سے اتمام الحجۃ جو تیار ہوکر آیا ہے وہ تو اچھی طرح سے کافی ووافی ہے اسکو اگر نظر انصاف او توجہ سے دیکھا جاوے تو کوئی شبہہ باقی نہین رہ سکتا الله اسکو مقبول کرے اور لوگون کو نفع پہنچاوے =

حضرات آپ میرے دونون خطون کو اور ناظم صاحب کے ہدایت نامہ کو انصاف سے ملاحظہ فرمائیے اور میرا جو کچھ تشدد ہو اسکو بتلائیے شاید ناظم صاحب اسکو تشدد سمجھتے ہین جو مین نے مفتی صاحب کے فتوی اور انہی کے خطوط کی نسبت بحث کی ہے - اب مین اپنے تمام مقاصد سے پہلے اور جملہ شبہات اور شکوک سے اول آپ حضرات کے حضور مین اسی معاملہ کو مختصر لفظون مین پیش کرتا ہون اور پہلے اسی کا جواب چاہتا ہون **صاحبو** مین نے اپنے خط مین کچھ خلافات جو مفتی صاحب کے فتوی اور ندوہ کی کتابون سے ظاہر ہوتے تھے ناظم صاحب کی خدمت مین اس غرض سے پیش کیے کہ وہ اسکی مطابقت کردین اور میری تسکین فرمادین ناظم صاحب نے اسکا جواب جو عنایت کیا وہ ان الفاظ سے ہے = جناب مفتی صاحب دام ظلہ کے فتوی

کچھ بحث نہ کرونگا اور نصیحت کُن نزاعون کی توجیہ کا کچھ جواب نہ دونگا صرف روئداد سال دوم ندوہ کی اسقدر عبارت حضرت کی تجویز شدہ پیش کرتا ہون - اول یہ کہ جو شخص کسی قسم کا سوال ندوہ سے کرے اُسکا جواب نہایت تحقیق و تنقیح سے دیا جاے خواہ وہ سوال موافق احکام فقہیہ کے ہو یا عقائد اسلامیہ سے سائل خواہ مسلمان ہو یا غیر مذہب والا مگر جو مسائل اسوقت باعث نزاع ہو رہے ہین اُنکے جواب سے سکوت رہے ... مولنا اب ارشاد ہو کہ نصیحت کُن نزاعین بند کیجاتی ہین یا بالکل اہل بدعت کا جواب دینا مسدود کیا جاتا ہے - مین اسکی نسبت کچھ زیادہ تعرض کرنا نہین چاہتا صرف آپکی حقانیت اور للہیت پر مجبور ہوتا ہون اور یہ جو ارشاد ہوا - ہمنے غیر مقلدین کو اپنا مدمقابل بنا لیا اور اپنی جماعت سے اُنکو علحدہ کر دیا مولنا یہ ارشاد تو اُس شخص سے ٹھیک ہے جو کتب کلامیہ سے واقف نہو اور مبتدعین متقدمین کے حالات نہ جانتا ہو ہر وقت مین اسی طرح اہل بدعت نکلے اور اہل سنت سے خارج ہوتے گئے مگر اکابر اہل سنت نے اُنسے مداہنت نہین کی بلکہ جو اُنکا کام تھا وہ پورا کیا یعنی بشدت و تشدد کے ساتھ گمراہون کا برابر رد کیا جو ایک فن علم کلام کے نام سے مدوّن ہو چکا - حضرت کے والا نامہ مین اب کوئی بات ایسی نہین جسکی نسبت کچھ استفسار کرون اسکا جواب بہت جلد چاہتا ہون - گو میری یہ تحریر مخالفانہ ضرور معلوم ہوگی مگر حلف شرعی کرتا ہون کہ مین ندوہ کا مخالف نہین ہون صرف اپنی تسکین اور دوسرے حضرات کا مُسکّن بنانا چاہتا ہون مجکو بہت جلد جواب مرحمت ہو -

جو کچھ رسائل مرحمت ہوئے اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون بہت خوب ہوا جو جلسہ کی مختصر کیفیت جلد چھپ گئی مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب حقانی کے جو رسالے مرحمت ہوئے اُنکا جواب تو مخالفین نے بنام سطوہ لکھکر چھپوا دیا اس نواح مین بہت سے رسائل آ گئے ہین اسکا جواب بہت ضروری ہے اور جلد ہونا چاہیے اُن لوگون نے تحریت کے طرز عبارت پر اس رسالہ کو لکھا ہے جسکو ہر شخص رغبت کے ساتھ دیکھتا ہے اسکا استیصال کُلی ہونا چاہیے چونکہ مین کل یوم سہ شنبہ کو قصد راے بریلی کا رکھتا ہون میرے ایک بزرگ مولوی شاہ محمد کرم رحمن صاحب وہان تحصیلدار ہین اسواسطے نہایت عجلت مین یہ عریضہ لکھا ہے کوئی لفظ خلاف تہذیب نکل گیا ہو تو معاف کیا جاؤن مین انشاء اللہ ایک ہفتہ کے اندر واپس آ جاؤنگا اور امید کرتا ہون کہ آپکے جواب باصواب کو

تحریر مین کچھ نہ لکھونگا کہ یہ امر میری بحث سے علیحدہ ہے ہان اسکے جواب کے واسطے رسالہ
حادثہ جانکاہ جو ابھی مشتہر ہوا ہے کافی ہے - ہان ایک امر اور عرض کرنے کے قابل ہے وہ یہ کہ
ناظم صاحب نے اپنے خط مین رسالہ اتمام الحجۃ کی نسبت یہ تحریر فرمایا ہے - کہ جو شبہات آپ نے
کئے ہین وہ مولوی عبد القادر صاحب کے خط مین ہین اور پرسون بمبئی کے ایک خط سے معلوم
ہوا کہ اس خط کا نہایت عمدہ محققانہ جواب چھپ رہا ہے مین نے منگایا ہے آنے کے بعد بھیجونگا -
اگرچہ ناظم صاحب نے اپنے وعدہ کے موافق مجکو تو وہ رسالہ نہین بھیجا مگر میرے عزیز منشی
فریح الدین احمد صاحب کو بھیجا ہے اور انکو یہ بھی تحریر فرمایا ہے - پھر بمبئی سے اتمام الحجۃ جو
تیار ہو کر آیا ہے وہ تو اچھی طرح سے کافی و وافی ہے اسکو اگر نظر انصاف اور توجہ سے دیکھا جائے
تو کوئی شبہہ باقی نہین رہ سکتا اللہ اسکو مقبول کرے = مین نے اتمام الحجۃ کو اول سے آخر تک
دیکھا ہے اسکا رد تو مستفیدین معتقدین حضرت مولٰنا عبد القادر صاحب بدایونی نے لکھدیا اور
چھپوا دیا رغم البھامہ اسکا نام ہے اور یہی تاریخ انجام ہے اسکے علاوہ اور بھی لکھ رہے ہین اور
لکھینگے لیکن مجھے اسقدر عرض کردینا آپکے حضور مین ضروری ہے کہ میرے شبہات کا اس سے دفع ہونا تو دوسرا
امر ہے جیسا کہ میرے شبہات کے ملاحظہ کرنے سے آپکو معلوم ہوگا ندوہ کی کتابون کے جن بعض مواقع سے
مین نے اپنے خط مین تعرض کیا ہے انکا بھی جواب اس رسالہ مین نہین ہے بلکہ اس خط کا بھی پورا جواب نہین
ہے جسکا محقق صاحب نے جواب لکھا ہے ملاحظہ کیجیے - مین نے ناظم صاحب کو اپنے خط آخر مین اطلاع دی ہے
کہ اہل بدعت کا رد نہ لکھنا خواہ وہ تہذیب سے ہو یا غیر تہذیب سے ندوہ کا مقصود اصلی ہے
دیکھو ندوہ نے مفتیان ندوہ کو تاکید کردی ہے - اول یہ کہ جو شخص کسی قسم کا سوال ندوہ سے
کرے اسکا جواب نہایت تحقیق و تنقیح سے دیا جائے خواہ وہ سوال متعلق احکام فقہیہ سے ہو یا
عقائد اسلامیہ سے سائل خواہ مسلمان ہو یا غیر مذہب والا مگر جو مسائل اسوقت باعث نزاع ہو رہے
ہین انکے جواب سے سکوت رہے - اور حضرت مولٰنا عبد القادر صاحب بدایونی نے بھی اپنے خط کو
اسی قول ندوہ پر تمام فرمایا ہے اور نہایت زور و شور کے ساتھ اسکا تعرض کیا ہے مگر محقق صاحب نے
اسکا جواب صاف اڑا دیا محقق صاحب نے یا تو اس خط کو اول سے آخر تک دیکھا نہین جسکا جواب
محققانہ لکھا ہے یا دیدہ و دانستہ بوجہ اسکے کہ کوئی توجیہ اسمین نہ کرسکے اس مقام کو چھوڑ دیا

کی نسبت جو آپنے لکھا ہے اُسکے بارہ مین میری اِسوقت کچھ نہین کہہ سکتا جب تک کہ خاص اصلی و مُہری
و دستخطی استفتا نہ دیکھ لون کیونکہ مجکو اس مطبوعہ استفتا پر اطمینان نہین صرف اِسقدر جواب کافی
ہے کہ اتنے بڑے علامہ جنکے فیض سے ہزارون علما مستفید ہو چکے ہین اُنھون نے ندوہ کی
صدارت فرمائی اگر وہ اِس تحریر کے موافق ندوہ کو بر خلاف سمجھتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے = اب
آپ حضرات ملاحظہ فرمائین کہ ناظم صاحب کا یہ جواب کہ (استفتاے مطبوعہ میرے نزدیک مشکوک
ہے) کس حد تک صحیح ہے اور کہانتک اِسمین دیانت سے کام لیا گیا ہے اور کسطرح سائل کو
مغالطہ مین ڈالنے کا قصد کیا گیا ہے جس حالت مین کہ مفتی صاحب کے اُن خطوط مین جو ندوہ کی جانب
سے فیصلہ کے واسطے شائع کیے گئے ہین مفتی صاحب کا یہ مقولہ مندرج ہے کہ = جو ورقہ
جو حیدرآباد مین چھپوا کر بریلی مین شائع کیا گیا ہے اُسکے صفحہ سوم اور چہارم مین جو سوالات
و جوابات مرقوم ہین اُن جوابات کی بیشک مین نے تصحیح کی ہے اور مُہر کر دی ہے = اور ایک
جگہ فرماتے ہین - وہ اوراق جو یہان چھپوا کر بریلی مین شائع کیے گئے ہین اُنکے صفحہ سوم و چہارم
اور دوسری سطر صفحہ پنجم کا مضمون واسطے مُہر کرنے کے خاکسار کے پاس لایا گیا تھا = تو ناظم
صاحب کا یہ فرما دینا کہ - استفتاے مطبوعہ پر اطمینان نہین ہے - انصاف پسندون کی نگاہون
مین کسقدر وقعت رکھتا ہے مفتی صاحب تو اسقدر تشریح کر دین کہ صفحہ پنجم کی دو تین سطرون کو
بھی لکھدین اور ناظم صاحب یہ فرما دین کہ (مجکو اطمینان نہین) پس ناظم صاحب نے دیدہ و دانستہ
مجکو دھوکہ دینے اور مغالطہ مین ڈالنے کا قصد کیا اب مین آپ حضرات سے صرف اِسقدر
پوچھتا ہون کہ ناظم صاحب کا یہ فرما دینا کہ فتوی مطبوعہ میرے نزدیک مشکوک ہے - باوصف
یقینی جاننے اِس امر کے کہ مفتی صاحب اِس فتوی کی تصحیح و تصدیق کر چکے اور صفحہ و نشان
دے چکے اور سطرون کا بھی پتا بتلا چکے - جھوٹ اور غلط ہے یا نہین اور دوسرون کو مغالطہ
مین ڈالنا مقصود ہے یا نہین - بات یہ ہے کہ ناظم صاحب نے یہ جانا ہوگا کہ سائل
ملک اودھ گردولی کا رہنے والا ہے اور خطوط مفتی صاحب کے بریلی وغیرہ مین شائع ہوئے
ہین سائل نے خطوط کو کہان دیکھا ہوگا صرف نام سُن لیا ہوگا اِسکو اِسی قدر پر ٹالدو کہ استفتاے
مطبوعہ قابل اطمینان نہین - باقی رہا مفتی صاحب کا ندوہ مین تشریف لیجانا اِسکی نسبت مین اپنی

الجواب

ایمان نام ہے تصدیق جمیع ضروریات دین محمدی کا بس جو شخص ایک امر کا ضروریات دین محمدی سے مثل فرضیت صوم رمضان یا زکوۃ کے انکار کرے وہ قطعًا کافر ہے اور جو اُسکو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے اور مجرد کلمہ پڑھ لینے اور نماز ہمارے قبلہ کی طرف ادا کر لینے سے باوجود انکار ایک امر ضروری دینی کے بھی ہرگز اطلاق مسلمان ہونے کا شرعًا صحیح نہوگا تشریح اسکی فتاوی شاہ عبد العزیز وغیرہ مین موجود ہے =

اے علماے ندوہ للہ انصاف سے مجکو چند امور کا جواب دیکر میرے دل کے شبہہ کو دور کیجیے یا ندوہ کو مخالفت اہل سنت سے پاک کیجیے **اوّل** یہ کہ فتوی مصدقہ مفتی صاحب سے اور ندوہ سے مخالفت ہے یا نہین - **دوسرے** یہ کہ ندوہ کا یہ عقیدہ موافق اس فتوی کے مردود ہے یا نہین - **تیسرے** یہ کہ ندوہ کو اس فتوی سے ضرر پہونچا یا نہین علاوہ اسکے ندوہ نے اس امر مین مذہب اہل سنت کی مخالفت اختیار کی یا نہین = مین اس مقام پر ندوہ کے اس عقیدہ کے رد مین ایک مقولہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا پیش کرتا ہون حضرت ممدوح مکتوبات مین فرماتے ہین - مجرد تلفوہ بکلمۂ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع مَا عُلِمَ مَجِیْئُہٗ فِی الدِّیْنِ بالضرورۃ باید و تبری از کفر و کافر نیز درکار ست اب ارشاد ہو کہ حضرت ناظم صاحب نے اس شبہہ کی نسبت اپنے مفاوضۂ شریفہ مین میری کیا تسکین فرمائی اور کیا اطمینان کیا اور رسالۂ اتمام الحجۃ اس شبہہ کے دفع اور رفع کے واسطے کیونکر کافی اور وافی ہے کیونکہ اُسمین تو صرف ناظم صاحب کے اقوال مخصوصہ کی تاویل اور توجیہ کی گئی ہے وہ بھی نہایت ضعف کے ساتھ - صاحبو نیاجرہ نے بھی اپنے اصول مخترعہ مین پہلی اصل یہی مقرر کی ہے کہ اسلام کے واسطے صرف کلمہ کا اقرار کافی ہے پھر خواہ ضروریات دینیہ کا کوئی اقرار کرے یا نہ کرے اسلام سے خارج نہین ہوتا دیکھو بمبئی کے فتوی کی تمہید کو جسمین رئیس نیاجرہ کا لکچر منقول ہے اے **حضرات ندوہ** پھر ادھر توجہ فرمائیے مضامین اربعہ ص۱۶ پر لکھا ہے کہ جب تمنے باوجود اس نسبت کے کہ وہ بلا اکراہ اللہ کو ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو رسول کہتا ہے اُسکی اہانت کی تو جسقدر اُسکی اہانت

بہرحال جو کچھ ہو لیکن میرا اطمینان کیونکر ہوسکتا ہے اور میں اپنے اُس شُبہہ کو اُس رسالے سے کیونکر دفع کرسکتا ہوں حضرات چونکہ مجکو اپنے دل سے اُن شبہات کا جو مفتی صاحب قبلہ کے فتوی اور کتب ندوہ کی مخالفت سے پیدا ہوگئے ہیں اور جو کتب ندوہ دیکھنے سے اور اقوال و عقائد ندوہ مخالف مذہب اہل سنت معلوم ہونے سے راسخ ہوگئے ہیں زائل کرنا مقصود ہے لہذا میں کسی کے خاص قول پر قصر نہ کرونگا اور نہ کسی کے مقولہ مخصوصہ پر حصر کرونگا میں عموماً ندوہ کی کتابوں سے لکھونگا گو قائل اسکا کوئی ہو نہیں بلکہ اُس مضمون سے بحث کرونگا جسکو ندوہ نے فرمایش کرکے مولوی ابراہیم آروی سے لکھوایا ہے اور تمام اراکین ندوہ نے اسکو تسلیم کیا ہے اور اراکین انتظامیہ نے جانچ کر پڑتال کر متعدد مرتبہ عوام و خواص کی ہدایت کے واسطے چھپوایا ہے - کیونکہ مجکو ندوہ ہی سے تعلق ہے اور اسی سے بحث ہے نہ کسی کی ذات خاص سے - اب حضرات اراکین ندوہ میری طرف التفات فرمائیں اور میری **التجا کو توجہ** سُنیں روداد جلسۂ لکھنؤ جو متعدد حصوں پر منقسم ہو کر چھپی ہے اُسکا ایک حصہ جس کا نام مضامین اربعہ مشہور ہے اُسکے صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے - کون نہیں جانتا کہ اگر کسی کافر کو بھی مسلمان کرتے ہیں تو اُس سے فقط کلمۂ شہادت پڑھوا لیتے ہیں جہاں اُسنے یہ کلمہ پڑھ لیا سب نے اُسے مسلمان سمجھ لیا - اور پھر مضامین اربعہ صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے - مسلمانوں کا کوئی فرقہ ایسا ہے جو کلمۂ شہادت کا اقرار نہیں کرتا پھر اُسکی ہتک حرمت کیونکر حلال ہوسکتی ہے - حضرات ارکان ندوہ ملاحظہ فرمائیں کہ ندوہ نے ایمان اور اسلام کا مدار فقط کلمۂ شہادت پر رکھا ہے اور لفظ فقط کو کلمۂ شہادت کے ساتھ لگا دیا ہے - اب ہم فتوی کو دیکھتے ہیں جسکے ہمارے مفتی صاحب قبلہ صدر ندوہ تصدیق فرماتے ہیں فتوے میں پہلا سوال اسی کے متعلق ہے چنانچہ ہم سوال اور اُسکے جواب کو بلفظہٖ نقل کرتے ہیں -

سوال

جو شخص کلمۂ طیبہ پر ایمان رکھے اور ہمارے قبلہ کی طرف سجدہ کرے مگر دیگر ضروریات دینی کا مانند فرضیت زکوۃ یا صوم رمضان کا منکر ہو تو بموجب اہل سنت آیا مسلمان اور داخل اہل قبلہ قرار دیا جائیگا یا کافر -

صرف اسی ایک امر کی وجہ سے اُنکو اسلام سے خارج کرتے ہین یا نہین۔ اور اُن کلمہ گویون کا
جو صرف حضرات شیخین کو ناری بتلاتے ہین یا حضرات ختنین کو دوزخی کہتے ہین کتب فقہیہ
سے نقل کرتے ہین یا نہین۔ اور اُن کلمہ گویون کو جو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کو انبیا علیہم السلام
پر تفضیل دیتے ہین کافرون مین داخل کرتے ہین یا نہین اور اُن مسلمانون کے ساتھ جو مبتدع
اور بدمذہب اور گمراہ ہین شرح مقاصد سے دشمن رکھنے اور اُنکی اہانت کرنے کو فرماتے
ہین یا نہین۔ علاوہ اِسکے ندوہ کے اِس عقیدہ کی اہل سنت سے ایسی کھلی ہوئی مخالفت
ہے کہ اہل سنت کی تمام کتب کلامیہ اِسکے رد سے بھری پڑی ہین حتی کہ مشایخین کے ملفوظات
اور مکتوبات مین بھی اِسکا رد موجود ہے دیکھو امام ربانی مکتوبات مین فرماتے ہین یقین
تصور فرمایند کہ فساد صحبت مبتدع زیادہ از فساد صحبت کافر است و بدترین جمیع مبتدعان
جماعت اند کہ باصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بغض دارند اللہ تعالی در قرآن مجید خود
ایشان را کفار می نامد اور بھی ارشاد فرماتے ہین۔ اہل شریعت را تعظیم و توقیر باید داشت
واہل ہوا و بدعت را خوار باید داشت مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ
الْاِسْلَامِ۔ اور بھی رسالہ رد روافض مین ارشاد فرماتے ہین۔ تکفیر شیعہ مطابق احادیث
صحاح و موافق طریقہ سلف است وآنکہ از بعض اہل سنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردہ اند بتقدیر
صحت و دلالت آن بر عدم تکفیر محمول بر توجیہ و تاویل است الخ۔ اے ارکان ندوہ
یہ تو فرمایئے کہ آپکے ندوہ پر ایمان لاکر ائمہ اہل سنت مین سے کس کسکو خدا اور رسول کا
توہین کرنیوالا سمجھین اور ارکان دین متین اور حاملان شرع مبین مین سے کس کسکی نسبت
یہ خیال کرین کہ انھون نے اللہ اور اُسکے رسول کی عظمت نہین سمجھی افسوس اور ہزار افسوس
حضرات ندوہ تو اللہ اور اُسکے رسول کی عظمت سمجھین اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ
صحابی رسول اللہ خدا اور رسول کی عظمت نہ جانین۔

دیکھو ندوہ کہتا ہے کہ جسنے خدا اور رسول کے بلا اکراہ ماننے والے کو کسی مسئلہ مین سمجھ
کے پھیر سے اگر کافر اور مشرک کے برابر سمجھ لیا تو اُسنے اللہ اور رسول کی عظمت نہین سمجھی حضرت
عبد اللہ ابن عمر مسلمانون کے ایک فرقہ خوارج کو سمجھ ہی کے پھیر کی وجہ سے بدترین

کیجاتی ہے وہ اہانت معاذاللہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ہے - اور یہ بھی اُنھی مضامین اربعہ کے صفحہ ۱۶ پر ہے کہ - جسنے خدا اور رسول کے بلا اکراہ ماننے والے کو کسی مسئلہ مین سمجھ کے پھیر اور اختلاف کی وجہ سے یا کسی گناہ کے سبب سے اُسکو کافر اور مشرک کے برابر سمجھ لیا حق تو یہ ہے کہ اُسنے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت نہین سمجھی - اے حضرات ندوہ دیکھو کہ ندوہ نے صاف صاف کہدیا کہ کلمہ گویون مے کسی فرقہ کی تکفیر بلکہ تضلیل و تفسیق بلکہ توہین کسی طرح نہین درست ہے اب آپ فتویٰ مصدقہ مفتی صاحب کو ملاحظہ فرمائیے اُسمین دوسرے سوال کے جواب مین بعض لوگون کو باوجود اقرار کلمۂ شہادت کے بوجہ انکار وجود خارجی ملائکہ وغیرہ کے کافر لکھا ہے اور تیسرے سوال و جواب مین بعض مسلمانون کو بوجہ قرآن مجید مین نقصان کے قائل ہونے کے کافر کہا ہے اور چوتھے سوال و جواب مین اُن لوگون کا جو کلمۂ شہادت پر ایمان رکھتے ہین اور نماز بھی ہمارے قبلہ کی طرف ادا کرتے ہین اور فرضیت روزہ اور زکوٰۃ کے بھی قائل ہین صرف حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کے سب کی وجہ سے کافر ہونا کتب فقہیہ سے نقل کیا ہے اور اُنکا گمراہ اور مبتدع ہونا کتب کلامیہ سے ظاہر کیا ہے اور اُنسے دشمنی رکھنے کو اور اُنسے احتراز کرنے کو مذہب اہل سنت کی ضروریات مین داخل کیا ہے اور پانچوین سوال و جواب مین اُن لوگون کو جو کلمۂ شہادت پر ایمان رکھتے ہین اور ہمارے قبلہ کی طرف نماز ادا کرتے ہین اور فرضیت صوم و زکوٰۃ و حج کے بھی مقر ہین بوجہ تفضیل دینے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے انبیا پر قطعی کافر بتایا ہے - اور چھٹے سوال و جواب مین تشریح کردی ہے اِس امر کی کہ بدمذہبون اور مبتدعین کا حکم یہ ہے کہ اُنکے ساتھ بغض رکھنا چاہیے اور اُنکی اہانت اور توہین کرنا چاہیے - اے حضرات ندوہ للہ انصاف سے مجکو اسکا جواب دیجیے کہ کتب ندوہ اور فتویٰ مصدقہ مفتی صاحب مین مخالفت ہے یا نہین اور ندوہ کا یہ عقیدہ کہ - جو شخص کلمۂ شہادت پر ایمان رکھتا ہو اُسکی تکفیر اگرچہ وہ انکار ضروریات دینی کرے درست نہین - اِس فتویٰ سے مردود ہوتا ہے یا نہین - مفتی صاحب اُن کلمہ گویون کو جو صرف ملائکہ کے اُس وجود سے جسکے عموماً اہل سنت قائل ہین انکار کرنے مین کافر کہتے ہین یا نہین اور اُن کلمہ گویون کو جو فقط قرآن مجید مین نقصان کے قائل ہین قطعی کافر بتلاتے ہین یا نہین اور

اور وہابیہ اور نیچریہ اور جہمیہ کو ایک نگاہ سے دیکھتا ہے اور جیسا کہ گورنمنٹ اپنی تمام مطیع رعایا
سے راضی ہے اسی طرح حق سبحانہ تعالیٰ ہم اہل حق اور تمامی فرق باطلہ سے رضامند ہے
اور کسی کلمہ گو کی بوجہ اُسکے عقائد کفریہ کے تکفیر کرنا سخت سنگین جُرم ہے اور دفعہ ۲۱۱ کی
بھی دفعہ سنگین جُرم کی قائم ہے اب ارشاد ہو کہ یہ عقیدہ ندوہ کا کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف
ہے۔ مخالف مذہب اہل سنت کے ہے یا نہیں۔ دیکھو امام ربانی اسی عقیدۂ مردودہ کے
رد مین فرماتے ہین۔ انچہ بر ما و شما لازم است تصحیح عقائد است بمقتضاے کتاب و سنت بر
نہجیکہ علماے اہل حق شکر اللہ سعیہم از کتاب و سنت آن عقائد را فہمیدہ اند و از انجا
اخذ کردہ کہ فہمیدن ما و شما از حیز اعتبار ساقط است اگر موافق افہام این بزرگان را نباشد
زیرا کہ مبتدع و ضال احکام باطلہ خود را از کتاب و سنت می فہمد و از انجا اخذ می نماید وَالحَالُ اِنَّہٗ
لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا۔ اور یہ بھی فرمایئے کہ فتوی مصدقہ مفتی صاحب سے ندوہ کے
اس عقیدہ اور اِن مقولون کو مخالفت ہے یا نہین کیونکہ مفتی صاحب فرق باطلہ مخالفین
اہل سنت کو بعض کو کافر اور بعض کو مبتدع اور گمراہ ٹھہراتے ہین اور سواے اہل سنت کے
سب فرقون کو ناحق پر بتلاتے ہین اے حضرات ندوہ یہ دفعہ سنگین جُرم کی اہل سنت کے اامون
مین سے کس کس پر قائم کیجیے گا اور کس کس کو گرفتار کر کے معاذ اللہ سزا مین مبتلا فرمایئے گا کیونکہ
اہل سنت کے اجماعیات سے ہے کہ تمامی مخالفین اہل سنت مبتدع اور بد مذہب اور گمراہ ہین اور
خداے تعالیٰ سواے اہل سنت کے سب سے ناراض ہے اور سب دوزخ کے مستحق ہین اور
بہت اامون نے اہل سنت مین سے فرما دیا ہے کہ جو شخص ابتداع سے بڑھ کر کفر کے درجہ پر
پہونچ گیا ہے وہ قطعًا کافر ہے کیا حضرت شیخ مجدد الف ثانی اِس دفعہ ناپاک سے خارج
ہو سکتے ہین جو رافضیون کو کافر بتلاتے ہین کیا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس دفعہ خبیثہ سے
محفوظ رہ سکتے ہین کیونکہ اُنکا رجحان بھی مسلمانون کے فرقون مین سے خوارج کی تکفیر کی جانب
معلوم ہوتا ہے امام ابوالفضل حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین فرماتے ہین۔ وَ
اسْتَدَلَّ بِہٖ لِمَنْ قَالَ بِتَکْفِیْرِ الْخَوَارِجِ وَھُوَ مُقْتَضٰی صَنِیْعِ الْبُخَارِیْ حَیْثُ قَرَنَہُمْ
بِالْمُلْحِدِیْنَ وَاَفْرَدَ عَنْہُمُ الْمُتَاَوِّلِیْنَ بِتَرْجَمَۃٍ۔ کیا امام قاضی ابوبکر ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ

خلق اللہ جانتے تھے بخاری مین ہے وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ۔ اور ایسے
ہی الفاظ سے جو احادیث مین مروی ہے بعض ائمہ اہل سنت نے خوارج کی تکفیر پر استدلال
کیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی فتح الباری مین لکھتے ہین۔ وَھٰذَا مِمَّا یُؤَیِّدُ قَوْلَ مَنْ قَالَ
بِکُفْرِھِمْ حق تو یہ ہے کہ ندوہ پر ایمان لانا مذہب اہل سنت سے دست بردار
ہوجانا ہے۔ کیا امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بھی آپ یہ فرمائینگے کہ
انھون نے خدا اور رسول کی توہین کی اور اللہ اور رسول کی کچھ عظمت نہ سمجھی معاذ اللہ اگر
ایسا کہدیا تو مولنا ناظم کو طریقت سے بھی دست برداری کرنا پڑیگی۔
اے علمائے ندوہ پھر توجہ فرمائیے مضامین اربعین صفحہ ۱۲ پر لکھا ہے۔ ہر شخص اپنی سمجھ پر
مکلف ہے اور ہر امر مین حقیقۃ الحال خدا کے سوا کوئی نہین جان سکتا اور وہ شخص خدا اور رسول
کی اطاعت دیانتہً اسی مین سمجھتا ہے جسکو ہم خلاف حق خیال کرتے ہین تو ہمارا خلاف حق سمجھنا
دوسرے کے حق مین کیا ضرر پہونچا سکتا ہے اللہ کے معاملے نرالے معاملات نہین ہین دنیاوی
معاملات سے مذہبی معاملات کو مقابلہ کرکے بہت اچھی طرح سمجھ جا سکتے ہین کہ مسلمانون کے
سیکڑون فرقون مین حق پر کون شخص ہے اور ناحق پر کون خدا کس سے راضی ہے اور کس سے ناراض حضرات
مقام غور ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی رعایا کے ملت و مذہب مین کسقدر اختلافات ہین گورنمنٹ سبکو
اپنا مطیع خیال کرکے ایک نظر سے دیکھتی ہے تو بات یون ٹھہری کہ جو اللہ اور رسول کو بلا اکراہ
مانتا ہے اور اپنی سمجھ مین اللہ اور رسول کی اطاعت اپنے اوپر فرض جانتا ہے اور مذہبی کام
جو کچھ بھی وہ کرتا ہے اسمین اللہ اور رسول کی خوشنودی کا خیال کرتا ہے وہ یقیناً مسلمان ہے
کسے باشد تو جیسے گورنمنٹ کی ہوا خواہ رعایا وفادار کو باغی کہنا نہایت ہی سنگین جرم ہے
اسی طرح جو شخص مومن کو کافر کہتا ہے خدا بھی اسکی سنگین سزا کریگا کسی کی ہوا خواہ وفادار
رعایا کو باغی کہدینا سنگین جرم ہے دیکھو تعزیرات ہند دفعہ ۲۱۱ الی آخرہ ملخصاً۔ اے حضرات
ندوہ ملاحظہ کیجیے کہ ندوہ چلا چلا کر صاف صاف پکار رہا ہے کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر مکلف ہے
اور ہم اہل سنت کا بدمذہبون کو خلاف حق سمجھنا بدمذہبون کو کچھ نقصان نہین پہونچا سکتا اور
حق سبحانہ تعالی ہم اہل سنت اور معتزلہ اور مجسمہ اور قدریہ اور جبریہ اور روافض او خوارج

حالون پر اور فہم دے علماے ندوہ کو کہ وہ اب بھی سمجھیں اور آنکھیں دے ارکان ندوہ کو کہ وہ اب بھی دیکھیں کہ ندوہ مین مذہب اہل سنت کی کیسی مٹی خراب کیجاتی ہے۔ اے علماے ندوہ مین نے بہت اختصار سے ندوہ کے عقائد اور اُسکے اقوال آپ کے حضور مین پیش کیے ہین ورنہ ندوہ کے بہت سے اقوال اہل حق کے مخالف ہین مثلاً ندوہ کا ہر شخص کو خواہ وہ کفر کے درجہ پر پہونچا ہو اپنا مذہبی بھائی بتلانا اور کُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا۔ مین شامل کرنا دیکھو مضامین اربعہ۔ وہ شخص جو بلا اکراہ اللہ اور رسول کو مانتا ہے اور اسلام سے راضی ہے بیشک میرا مسلمان بھائی ہے کسے باشد۔ شاید اسی بنا پر ہمارے مولنا شاہ سلیمن صاحب نے بریلی مین صدہا آدمیون کے مجمع مین یزید پلید کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا دینی بھائی بتایا اور ابن ملجم مردود کو جناب امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا مذہبی بھائی فرمایا۔ اور وہ جو صاحب اتمام الحجۃ نے اِس سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ۔ ناظم صاحب کسی گمراہ اور بددین کو اپنا دینی بھائی نہین جانتے محض لغو ہے وہ مضامین اربعہ مین سے اس قول کو جسکو ہم ابھی نقل کر چکے ہین انصاف سے ملاحظہ فرمالین اور لیجیے مضامین اربعہ کو ملاحظہ کیجیے (مسلمانون کے آپس مین محبت نہین تو ایمان ندارد اور ایمان خصت تو جنت سے کیا سروکار الی آخرہ) اور پھر اُسی مضامین اربعہ مین ملاحظہ کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغض اور عناد کو جو اتفاق شکن چیز ہے اسکو حالقہ فرمایا ہے اور تصریح فرما دی ہے کہ بغض و عناد سرونکو نہین مونڈتے بلکہ دین کو مونڈ ڈالتے ہین الی آخرہ) ان اقوال کا رد تو رسالہ تذبیر الندوہ مین ملاحظ فرمانا چاہیئے مگر مجکو آپ کے حضور مین اسقدر عرض کر دینا ضروری ہے کہ ندوہ نے ان دونون قولون مین اکابر اہل سنت اور ائمہ کرام کو۔ بے ایمان اور بیدین اور دوزخی بنادیا کیونکہ اکثر اکابر دین تشریح فرماتے چلے آتے ہین کہ بدمذہبون گمراہون سے متبدعین سے بغض رکھنا چاہیئے اُنسے سلام وکلام ترک کرنا چاہیئے اُنسے عداوت ضروری ہے۔ آپ حضرات۔ حضرت شیخ مجدد الف ثانی کے اُس قول کو جسکو مین ابھی آپ کے سامنے پیش کر چکا ہون پھر ملاحظہ فرمالیجیے جسمین موجود ہے۔ اہل ہوا وبدعت راخوار باید داشت حضرت شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین کہ۔ مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعتیان اُنس نہ گیرد وہم مجلس وہم کاسہ وہم نوالہ نشود وبہ کہ با بدعتیان دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت

اِس دفعۂ پلیدہ سے مستثنیٰ رہسکتے ہین کیونکہ وہ خوارج کو کافر بتلاتے ہین فتح الباری مین ہے
فَبِذٰلِكَ صَرَّحَ الْقَاضِي اَبُوْبَكْرِ ابْنُ الْعَرَبِيِّ فِي شَرْحِ التِّرْمِذِيِّ فَقَالَ الصَّحِيحُ اَنَّهُمْ كُفَّارٌ
بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ وَبِقَوْلِهٖ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَلَا يُوْصَفُ بِذٰلِكَ
اِلَّا الْكُفَّارُ - کیا امام تقی الدین سبکی اس دفعۂ مردودہ سے بچ سکتے ہین کہ وہ خوارج اور غلاۃ
روافض کی تکفیر کرتے ہین - کیا حضرت امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دفعۂ فاحشہ سے
باہر رہ سکتے ہین کہ وہ فرماتے ہین - وَكَذَا نَقْطَعُ بِكُفْرِ كُلِّ مَنْ قَالَ قَوْلًا يُتَوَصَّلُ بِهٖ اِلٰى
تَضْلِيْلِ الْاُمَّةِ اَوْ تَكْفِيْرِ الصَّحَابَةِ - کیا امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اس دفعۂ منحوسہ سے علٰحدہ
ہوسکتے ہین کہ وہ قاضی رضی اللہ عنہ کے اس قول مین ہم زبان ہین - کیا وہ ائمۂ دین رحمہم اللہ
اس دفعۂ منکوسہ سے نکل سکتے ہین جنھون نے اُس حدیث سے جو خوارج کے حق مین وارد ہے
استنباط کرکے فرمایا ہے - اِنَّ الْخَوَارِجَ شَرُّ الْفِرَقِ الْمُبْتَدِعَةِ مِنَ الْاُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَمِنَ
الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى كَذَا فِي الْفَتْحِ کیا قہر ہے کہ رافضی صحابہ کی توہین کرنے سے خارجی اہلبیت
کی توہین کرنے سے بلکہ تکفیر کرنے سے ندوہ کے نزدیک خدا اور رسول کی توہین کرنیوالا
قرار نہ پائے البتہ جو سُنی مسلمان ان گمراہون کی بوجہ رفض اور خروج کے توہین کرے وہ
خداے تعالیٰ کا توہین کرنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والا ٹھہرایا جاے
اللهم احفظنا من وسوسة الخناس - انصاف یہ ہے کہ ندوہ نے مذہب اہل سنت
پر پورا ہاتھ صاف کیا اور ائمۂ اہل سنت کو مجرم بناکر گرفتار کرلیا حق تو یہ ہے کہ مولوی
ابراہیم صاحب آروی نے اپنے بغض کو جو اہل سنت کے ساتھ اُنکے دل مین ہے اِس پیرایہ مین
پورے طور سے نکال لیا یعنی اہل سنت کے اماموں کو خدا اور رسول کا توہین کرنے والا خدا اور
رسول کی قدر گھٹانے والا مجرم قصور وار گنہگار سزا کے مستحق عذاب کے لائق وغیرہ وغیرہ
سب کچھ بنا دیا مگر افسوس ہمارے علما کی آنکھیں نہ کُھلین اور اب تک نہین کُھلتین بلکہ اُن اقوال
مردودہ اور عقائد خبیثہ کا نام ندوہ ٹھہرایا گیا ہے اور اہل سنت کے جو علماے کرام یہ چاہتے
ہین کہ ندوہ اِن عقائد سے پاک ایسے بدمذہب لوگون سے صاف ہوجاے اُنکو ارکان ندوہ
بلکہ ہمارے حضرت مولنا ناظم - دین کے بیخ کن حضرات - فرماتے ہین - یا اللہ رحم کر ہمارے

بخاری حضرت کعب ابن مالک کے قصہ سے اس امر پر دلیل لائے ہین - پس اے اہل ندوہ
کیا ہم ان اکابر دین کی نسبت جو مبتدعین سے ترک اور اجتناب کو ضروری جانتے ہین حتی کہ
صرف فساق سے سلام و کلام کرنے کو منع کرتے ہین تمہارے کہنے کے موافق (معاذ اللہ) یہ
سمجھین کہ نہ انہین دین کا نام تھا نہ ایمان کا نشان تھا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اس مقام پر ناظرین رسالہ ہذا سے بھی مجھے کچھ عرض کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ
آپ یہ خیال نہ فرماوین کہ اہل ندوہ نے ان اقوال منقولہ کے کچھ اور معنی رکھے ہونگے کچھ اور
مطلب قرار دیا ہوگا نہ یہ کہ جو مؤلف رسالہ نے نقل کیا ہے نہین نہین بلکہ یہی مطلب رکھا ہے؎
مین عرض کرتا ہون ملاحظہ فرمائیے - میرے بھائی منشی فریدالدین احمد صاحب نے ایک خط
مشتمل ان دونون قولون پر کہ جو مولوی ابراہیم آروی کے مین نے نقل کیے ہین یعنی وہ قول
جسمین گورنمنٹ کی مثال دیکر خدا تعالی کا مسلمانون کے تمام فرقون سے راضی ہونا اور تمام
بدمذہبون مخالفین اہل سنت کا حق پر ہونا ظاہر کیا ہے اور دوسرا وہ قول جسمین آروی صاحب
نے یہ فرمایا ہے - انہین اللہ اور رسول سے جہان تک محبت اور تقوی رکھتا ہے وہ اللہ کے
نزدیک زیادہ رتبہ رکھتا ہے کوئی مذہب والا مسلمان ہو - جناب ناظم صاحب کی خدمت مین
واسطے استکشاف حقیقت حال بھیجا تھا اُسکے جواب مین محتق ندوہ ناظم صاحب کے مددگارون ارشاد
فرماتے ہین کہ تمام مبتدعین اور بدمذہب جو کفر کی حد تک نہین پہونچے آیت کریمہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ مین شامل ہین جو زیادہ تقوی رکھیگا وہ اللہ کے نزدیک زیادہ عزیز ہے خواہ
سنی ہو یا رافضی خارجی ہو یا نیچری وہابی ہو یا قدری ہو[1] پس حضرات ندوہ نے صاف پردہ
اُٹھا دیا اور فسق فی العقائد کا دروازہ بند کر دیا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے گالیان
دینے والے بھی متقی ہو سکتے ہین اور حضرت علی مرتضی اور امام حسین کے کافر کہنے والے بھی
متقیون مین شمار ہو سکتے ہین اور - اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ - مین داخل ہو سکتے ہین

[1] نوٹ مصنف (مولوی ابراہیم آروی) اس موقع پر (اپنے مضمون مین) کافرون سے نہین بحث کرتا وہ
مسلمانون کا ذکر کر رہا ہے کہ جو فرقے مسلمانون کے باہم مختلف ہین وہ اس اختلاف کی وجہ سے بعض کے سزاوار
نہین ہین بلکہ جب وہ مسلمان ہین تو اس آیہ کریمہ کے عموم مین داخل ہونگے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ عبارت خط مددگار ناظم صاحب

آن ازدوے برگزیدہ - امام ابوالفضل حافظ ابن حجر عسقلانی حدیث مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِیًّا کے تحت مین فرماتے ہین - وَقَدِ اسْتُشْكِلَ وُجُوْدُ اَحَدٍ يُعَادِيْهِ لِاَنَّ الْمُعَادَاتَ اِنَّمَا تَقَعُ مِنَ الْجَانِبَيْنِ وَمِنْ شَانِ الْوَلِيِّ الْحِلْمُ وَالصَّفْحُ عَمَّنْ يَّجْهَلُ عَلَيْهِ وَاُجِيْبَ بِاَنَّ الْمُعَادَاتَ لَمْ تَنْحَصِرْ فِي الْخُصُوْمَةِ وَالْمُعَامَلَةِ الدُّنْيَوِيَّةِ مَثَلًا بَلْ قَدْ تَقَعُ مِنْ بُغْضٍ يَنْشَأُ عَنِ التَّعَصُّبِ كَالرَّافِضِيِّ فِيْ بُغْضِهٖ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَالْمُبْتَدِعِ فِيْ بُغْضِهٖ لِلسُّنِّيِّ فَتَقَعُ مُعَادَاتٌ مِنَ الْجَانِبَيْنِ اَمَّا مِنْ جَانِبِ الْوَلِيِّ فَلِلّٰهِ تَعَالٰى وَفِي اللّٰهِ وَاَمَّا مِنْ جَانِبِ الْاٰخَرِ فَلِمَا تَقَدَّمَ - سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو خبر دیتے ہین کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے کہ اولیائے کرام بغض اور عداوت رکھتے ہین مبتدعین اور گمراہون سے اور اہل ندوہ ارشاد فرماتے ہین جو کوئی مبتدعین اور بدمذہبون سے بغض اور عداوت رکھیگا اور اُنکے ساتھ محبت اور دوستی نکریگا وہ ایمان سے بھی معزول کیا جائیگا چہ جائیکہ ولایت اور عرفان اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ دیکھو صحابہ رسول اللہ صرف اُن لوگون پر جو فسق فی العمل مین مبتلا تھے سلام کرنے کو منع فرماتے ہین امام بخاری بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهٗ - مین روایت فرماتے ہین - وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو لَا تُسَلِّمُوْا عَلٰى شَرَبَةِ الْخَمْرِ - یعنی مت سلام کرو تم اوپر شراب پینے والون کے - افسوس فاسقین فی العمل اصحاب رسول اللہ کے نزدیک قابل ترک اور لائق بغض اور واجب الہجران سمجھے جاوین اور محققین ندوہ کے نزدیک وہ لوگ جو فاسقین فی العقائد سے اجتناب کرین ایمان سے معزول کیے جائین اور دوزخی بنائے جاوین دیکھو حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہین - وَقَدْ ذَهَبَ الْجُمْهُوْرُ اِلٰى اَنَّهٗ لَا يُسَلِّمُ عَلَى الْفَاسِقِ وَلَا الْمُبْتَدِعِ - یعنی جمہور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ فاسق اور مبتدع پر سلام نہ کیا جائے دیکھو وہی حافظ ابن حجر امام نووی سے نقل کرتے ہین - وَقَالَ النَّوَوِيُّ وَاَمَّا الْمُبْتَدِعُ وَمَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا عَظِيْمًا وَلَمْ يَتُبْ مِنْهُ فَلَا يُسَلَّمُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُرَدُّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَمَا قَالَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِقِصَّةِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ اِنْتَهٰى - یعنی امام نووی فرماتے ہین کہ مبتدعین اور اُن لوگون پر جو گناہ مین مبتلا ہین اور توبہ نہین کرتے نہ سلام کیا جائے اور نہ اُنکے سلام کا جواب دیا جائے جیسا کہ ایک جماعت اہل علم نے فرمایا ہے اور امام

[نے] کے لیۓ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ الخلفا سے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان
[ذ]ی النورین کا ایک مسئلہ مین جھگڑنا اور پھر انکا اچھی طرح سے ملنا نقل کیا ہے سخت دہوکہ اور محض
[مغ]الطہ ہے کیا حضرت عمر فاروق رافضی تھے اور حضرت عثمان سُنّی تھے یا حضرت عثمان نیچری تھے
[او]ر حضرت عمر فاروق سُنّی تھے دونون بزرگوار اکابر دین اصحاب رسول اللہ خلفاے راشدین سے
[صح]یح العقاید تھے یہ مثال تو ایمہ اربعہ اہل سنت اور مقلدین ایمہ پر صادق آتی ہے جنکی نسبت
[خو]د ناظم صاحب تمہید مین ارشاد فرماتے ہین کہ (یہ چارون گروہ (یعنی مقلدین ایمہ اربعہ) اپنے
[ا]پنے فرائض اپنے اپنے عقائد پر پورے عامل اور پورے کاربند ہین اور سب باہم شیر وشکر ہین
[ن]ہ اہل سنت اور اُنکے مخالفین بدمذہبون روافض اور خوارج نیاچرہ اور وہابیہ پر کیا افسوس
[ہ]ے کہ صحابہ کے مسائل فرعیہ مین بحث اور اُنکے آپسمین ایک ہونے کو میل جول ومحبت رکھنے کو عوام اہلسنت
[ک]و دکھایا جاتا ہے تاکہ وہ رافضیون سے اور وہابیون سے اور نیاچرہ سے میل جول اور محبت اور
دوستی کرین متعلق مقام کے عبارت خط کی ملاحظہ ہو[۹۱] - باقی اِس خط سے بحث کرنا اور
اُسکا رد لکھنا میرے مقصود سے باہر ہے مخالفین ندوہ نے اُسکا جواب بالاستیعاب لکھا ہے
[ا]ب مجھے اِس بات کا ظاہر کرنا کہ ندوہ نے اہل بدعت کے رد کی انسداد کو خواہ وہ تہذیب
[س]ے ہو یا غیر تہذیب سے اپنا مقصود قرار دیا ہے بیفائدہ ہے کیونکہ ندوہ اُس سے
بدرجہا بڑھ گیا جب اہل ندوہ تمامی اہل بدعت اور بدمذہبون کو حق پر جانتے ہین اور اُنکے
توہین کرنے کو خدا اور رسول کی توہین سمجھتے ہین اور اُنسے بغض اور عداوت رکھنے کو زوال
ایمان کا سبب جانتے ہین اور اُنسے محبت اور دوستی اور میل جول کرنیکے واسطے صحابہ کرام کے مباحثات کو

[۹۱] نوٹ - علامہ سیوطی نے تاریخ الخلفاء مین ابی سلمہ بن عبدالرحمن اور سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے - اِنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانٍ كَانَا يَتَنَازَعَانِ فِي الْمَسْئَلَةِ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَقُوْلَ النَّاظِرُ اِنَّهُمَا لَا يَجْتَمِعَانِ اَبَدًا فَمَا يَفْتَرِقَانِ اِلَّا عَلٰى اَحْسَنِهٖ وَاَجْمَلِهٖ - یعنی حضرت عمر وحضرت عثمان کسی مسئلہ مین جھگڑتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اب یہ دونون نہ ملین گے مگر جب اُس بحث سے جدا ہوتے تھے تو ایسے اچھے طریقہ سے تھے جس سے زیادہ طریقہ کوئی ہو نہین سکتا - اِسی طرح کی ہزارون مثالین ہین مگر کیا ضرورت کہ ایک ظاہر وواضح بات پر ہزارون مثالین پیش کرکے آپ کا وقت ضائع کیا جاے - ماخوذ از خط مددگار ناظم صاحب -

غرض کہ تقویٰ کے واسطے مذہب اہل سنت کی قید کچھ ضرور نہین مگر حضرتِ ناظم صاحب کے مددگار صاحب کو یہ نہین معلوم کہ ناظم صاحب کے پیران پیر حضرت شیخ مجدد الف ثانی مبتدعین کی نسبت کیا فرماتے ہین - آدمی را از تصحیح اعتقاد بموجب رائے فرقۂ ناجیہ اہل سنت والجماعت کہ سواد اعظم وجم غفیر اند چارہ نہ بود تا فلاح ونجات اخروی متصور شود وخبث اعتقاد کہ مخالف اعتقاد اہل سنت است سم قاتل است کہ بموت ابدی وعذاب سرمدی میرساند مسابلت در عمل امید مغفرت دارد اما مداہنت اعتقادی گنجایش مغفرت ندارد - اور ایک مقام پر فرماتے ہین - اہل شریعت را تعظیم وتوقیر باید داشت واہل ہوا وبدعت را خوار باید داشت مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ - اور ایک مکتوب مین فرقۂ تفضیلیہ کی نسبت فرماتے ہین - اما احوط آنست کہ منکر تفضیل را حکم بکفر نہ کنیم مبتدع وضال دانیم آرے این منکر قرین یزید بدولت است کہ بواسطۂ احتیاط در لعن او توقف کردہ اند الی آخرہ - اور ایک عبارت تفسیر عزیزی سے اہل بدعت کی نسبت ابھی مین نقل کر چکا ہون اب ناظم صاحب اور اُنکے مددگار صاحب انصافاً ارشاد فرماوین کہ یہ اکابر دین جو ارشاد فرماتے ہین کہ اُنکو خوار رکھنا چاہیئے اُنکو ذلیل کرنا چاہیئے جسنے اُنکی تعظیم کی اسلام کو ڈھا دیا جو اُنکا ہم مجلس ہوا اور ہم کاسہ ہوا اور ہم نوالہ ہوا اور جسنے کہ اُنسے دوستی کی اور محبت کی اُسکا نور ایمان اور حلاوت ایمان زائل ہو جاتا ہے - یہ کسکا حکم بیان کرتے ہین یہ اُن ہی لوگون کا حکم ہے جو مبتدعین اور بدمذہب اور گمراہ حد کفر تک نہین پہونچے ضروریات دین کا انکار نہین کرتے صرف ضروریات اہل سنت اور اجماعیات اہل سنت کے منکر ہین اب ہم اِن سب امور سے قطع نظر کرکے عرض کرتے ہین کہ ناظم صاحب اور مددگاران ناظم صاحب اِسی فتویٰ کو ملاحظہ فرماوین جو چوورقہ حیدرآباد مین مطبوع ہے اُسمین چھٹا سوال مبتدعین ہی کی نسبت ہے دیکھیئے مفتی صاحب قبلہ صدر ندوہ اُن مبتدعین کی نسبت کہ جو ضروریات دین اسلام کے منکر نہین ہین صرف عقیدۂ ضروریۂ اہل سنت کے منکر ہین یہ ارشاد فرماتے ہین کہ (اُنسے بغض رکھنا چاہیئے اُنکی توہین کرنا چاہیئے انکار ردّ کرنا چاہیئے) بس اب ہم دیکھتے ہین کہ مددگاران ندوہ مفتی صاحب کا ایمان قائم رکھتے ہین یا اُنکو بھی مستحق دوزخ کا بتلاتے ہین - اور وہ جو مددگار صاحب نے بدمذہبون کے ساتھ باوصف مناظرہ ہونے کے میل جول قائم

اور مقرظ رسالہ کے موافق باطل ہے اور ہرگز قابل التفات نہین معلوم ہوتا اور رہ وہ جو ندوہ
لکھتا ہے کہ گویا غیر مقلد فرقہ ظاہریہ مین داخل ہین اور فرقہ ظاہریہ ائمہ اہل سنت کے نزدیک
اہل سنت مین داخل ہے یا یہ جو ندوہ کہتا ہے کہ غیر مقلدین کا اختلاف داؤد ظاہری رئیس فرقہ
ظاہریہ کے اختلاف سے زیادہ نہین ہے اور داؤد ظاہری ارکان شریعت مین داخل ہے
ندوہ کا محض دھوکہ اور سراپا مغالطہ ہے ہم اسوقت بہت اختصار سے اسکا جواب دیتے ہین
اور ارکان ندوہ سے انصافا اسکا جواب چاہتے ہین قطع نظر اقوال فقہاے اہل سنت کے
جنھون نے داؤد اور ابن حزم وغیرہما کی تضلیل کی ہے فتح الباری ملاحظہ ہو حافظ ابن حجر
عسقلانی فرماتے ہین وَاستَشکَلَ اِبنُ العَرَبِی کَلَامَ البُخَارِی فَقَالَ اِیجَابُ الغُسلِ اَطبَقَ
عَلَیہِ الصَّحَابَۃُ وَمَن بَعدَہُم وَمَا خَالَفَ فِیہِ اِلَّا دَاؤُدُ وَلَا عِبرَۃَ بِخِلَافِہٖ وَاِنَّمَا
الاَمرُ الصَّعبُ مُخَالَفَۃُ البُخَارِی وَحُکمُہٗ بِاَنَّ الغُسلَ مُستَحَبٌّ وَھُوَ اَحَدُ اَئِمَّۃِ الدِّینِ
وَاَجِلَّۃِ عُلَمَاءِ المُسلِمِینَ الخ۔ اے ارکان ندوہ انصافا فرمائیے اور ایمانا ارشاد کیجیے
کہ اس عبارت سے داؤد ظاہری کی عظمت پائی جاتی ہے یا منقصت ظاہر ہوتی ہے اور محدثین
یعنی امام ابن العربی اور حافظ ابن حجر عسقلانی کے نزدیک داؤد ظاہری کا ائمۃ الدین اور اجلۃ علماء
المسلمین مین داخل ہونا پایا جاتا ہے یا ائمہ دین اور اجلہ علماء مسلمین سے خارج ہونا سمجھا جاتا ہے
اور ملاحظہ ہو ثُمَّ قَالَ بِذٰلِکَ دَاؤُدُ بنُ عَلِیِّ الاَصبَہَانِی رَأسُ الظَّاہِرِیَّۃِ وَھُوَ یَومَئِذٍ
بِنَیسَابُورَ فَاَنکَرَ عَلَیہِ اِسحٰقُ وَبَلَغَ ذٰلِکَ اَحمَدَ فَلَمَّا قَدِمَ بَغدَادَ لَم یَأذَن لَہٗ فِی الدُّخُولِ۔
دیکھو اس عبارت سے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا داؤد ظاہری کی توہین کرنا یعنی اپنے پاس
نہ آنے دینا ثابت ہوتا ہے یا اُسکی تعظیم ثابت ہوتی ہے اے ارکان ندوہ بوجہ قلت فرصت
کے ان عبارات عربیہ مین خوض فرمانے اور غور کرنے کا موقع نہ ملے تو ملاحظہ کیجیے کتاب
رجوم الشیاطین کو جو شاہ صاحب کے زمانہ مین شاہ عبد العزیز صاحب کی طرف سے شیعون کے
جواب مین لکھی گئی تھی جسکی عبارت یہ ہے (داؤد ظاہری و متابعانش را از اہل سنت شمردن در
کدام درجہ از سفاہت است اہل سنت او را متروک کردہ اند الی ان قال واین خود معروف و
مشہور است کہ مذہب اہل سنت را مقابل مذہب اہل الظواہر در ظاہریت چنانچہ مقابل معتزلہ

جو مسائل فرعیہ مین ہوتے تھے اور باہم محبت رکھتے تھے پیش کرتے ہین تو پھر اُنکا رد کیسا
اور اُنسے مفارقت کیسی۔ سب سے زیادہ افسوسناک یہ امر ہے کہ ندوہ نے غیر مقلدین لامذہبون
کو اہل سنت مین داخل کیا ہے اور بزور اُنکو سنی قرار دیا ہے اور اِسکے ثبوت کے واسطے اور
اہل سنت مین داخل کرنے کے لیے کہین تو ندوہ یہ کہتا ہے کہ غیر مقلدون کا اختلاف اہل سنت
سے ایسا ہے جیسا حنفی شافعی مالکی حنبلی کا آپسمین اختلاف ہے یعنی عقائد مین اہل سنت کے
موافق ہین صرف فرعیات مین اختلاف رکھتے ہین چنانچہ ہمارے مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ
تمہید رویداد مین بھی ارشاد فرماتے ہین اور کہین ندوہ اِنکے سُنی بنانے کے واسطے یہ بیان کرتا ہے
کہ گویا یہ لوگ (یعنی غیر مقلد) اہل الظواہر ہین اور سلف صالحین ہمیشہ اہل الظواہر کو سنی المذہب
سمجھتے رہے) چنانچہ خاکسار امجد علی رکن ندوہ رسالہ ہدایۃ الالبا مین بھی ارشاد کرتے ہین اور
کسی مقام پر ندوہ یہ لکھتا ہے (انصاف یہ ہے کہ انکا اختلاف (یعنی غیر مقلدین کا اہل سنت
سے) داؤد ظاہری کے اختلاف سے زیادہ نہین ہے مگر باوجود اِسکے اُنکو ائمۂ مذاہب متبوعہ
وارکان شریعت مین شمار کرتے ہین) چنانچہ ناظم صاحب کے مددگار اپنے اُس خط مین جو میرے
بھائی منشی فریدالدین احمد کو بھیجا ہے یہی تحریر فرماتے ہین۔ ہمارے نزدیک اِس امر مین ندوہ
کی تنبیہ کے واسطے کافی ہے جامع الشواہد مؤلفہٗ مولٰنا وصی احمد صاحب محدث سورتی کہ جسپر
مفتی صاحب ندوہ کی مُہر اور مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ کی مُہر اور مُہر مولوی عبدالحق صاحب
رکن ندوہ ثبت ہے اور کتاب فتح المبین مصنفۂ مولوی منصور علی صاحب مرادآبادی کہ
جسکی حقیت پر صدر ندوہ اور ناظم ندوہ کی تقریظات موجود ہین کہ ان دونون مین کامل طریقہ
سے غیر مقلدین کا اہل سنت سے خارج ہونا اور مبتدعین مین داخل ہونا ثابت کیا گیا ہے اے
حضرات ندوہ کل تو آپ لوگ جامع الشواہد کی تصحیح پر مُہرین ثبت کر چکے اور فتح المبین
پر تقریظین لکھ چکے یعنی غیر مقلدین کو کلیۃً اہل سنت سے خارج کر چکے گمراہون اور بدمذہبون
مین اُنکو داخل کر چکے آج ندوہ کے اجلاس مین بیٹھ کر اُنکو اہل سنت بتلاتے ہو اہل سنت مین
داخل کرتے ہو پھر ہم تمھاری کونسی بات پر یقین کرین اور تمھاری کونسی تحریر کو سچا سمجھین؟
بس مولٰنا ناظم صاحب کا یہ لکھنا کہ وہ اہل سنت مین داخل ہین اُنھین کے مصنفہ فتوی کے

فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ۔ یعنی اِس زمانہ مین فرقہ ناجیہ اہل سنت منحصر ہے انھین چار مذہبون مین اور جو فرقہ کہ اِن چارون مذہبون سے خارج ہے اِس زمانہ مین پس وہ اہل بدعت اور اہل نار سے ہے = پھر اب یہ کہدینا کہ جو غیر مقلدین ندوہ مین داخل ہین وہ بوجہ نرمی کے اہل سنت مین داخل ہین اور جامع الشواہد اور فتح المبین پر مُہر کرنے کے وقت علما کو معلوم نہ تھا کہ انھین نرم بھی ہین محض اپنی بات کی پچ کرنا اور رام حق کو چھپانا اور بعض اپنے یارون کی یار ی نباہنا ہے اور وہ جو ناظم صاحب کے برائے نام مددگار صاحب اور حقیقت مین ناظم صاحب اپنے خط مین فرماتے ہین کہ جامع الشواہد وغیرہ مین جن غیر مقلدون کی نسبت ایسا حکم لگایا گیا ہے (یعنی خروج از اہل سنت واخراج عن المساجد) وہ غیر مقلد وہ ہین جو ائمہ اثنا عشر وحضرت خاتون جنت کو معصوم سمجھتے ہین اور حضرت عمرؓ و حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو معاذ اللہ بدعتی اور مقلدین کو مشرک اور تقلید کو حرام و شرک کہتے ہین مقلدین کے سَفْكِ دِمَاء وَنَهْبِ اَمْوَال کو مباح اور اُنکی بیویون کو جائز التصرف جانتے ہین اور اُنکے سوا ایسی ویسی باتین بہت سی ہین اگر یقین نہ آسے تو جامع الشواہد ملاحظہ کیجیے بلاشُبہہ جن لوگون کے ایسے خیالات ہون اُنکی نسبت وہ حکم بہت صحیح ہے۔ مین اسوقت اِس قول سے زیادہ بحث نہ کرونگا اسکا جواب تفصیل سے اُس خط کے جواب مین دیکھنا چاہیے جو بالاستیعاب لکھا گیا ہے مجکو جو شبہے پیدا ہوئے اُنمین سے بعض شبہون کو ظاہر کرتا ہون کیا ناظم صاحب کے مددگار صاحب نے محقق صاحب کا رسالہ نہین ملاحظہ فرمایا جسکی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ نہایت تحقیق اور انصاف سے لکھا گیا ہے اور خود مددگار صاحب بھی اُس خط مین اُسکی ایسی ہی تعریف فرماتے ہین[1]۔ اُسکے صفحہ ۸ کو ملاحظہ کیجیے جسمین محقق صاحب تسلیم فرماتے ہین کہ بیشک فتوی جامع الشواہد مین تمام غیر مقلدون کے اہل سنت سے خارج ہونے کا حکم دیا گیا ہے لیکن وہ حکم ناتجربہ کاری سے دیا گیا تھا عبارت اُسکی ملاحظہ ہو (حقیقت الامر

---

[1] **نوٹ** ۔ روئداد سال دوم کی عبارتون پر جسقدر اعتراض کیئے گئے ہین اُنکا جواب ہمارے معزز دوست مولٰنا سید احمد صاحب رائے بریلوی نے نہایت انصاف وتحقیق سے دیا ہے ۔ عبارت خط مددگار صاحب۔

وجہمیہ و باطنیہ وکرامیہ) اے اکابر ندوہ ایمان سے ارشاد ہو کہ کتاب رجوم الشیاطین مین اہل ظواہر کو مانند شیعہ او رمعتزلہ کے مخالف اہل سنت بنایا ہے یا سنی المذہب ٹھہرایا ہے اور اگر شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ کی تحقیق مقابلہ مین ندوہ کی تحقیق کے پُرانی اور بوسیدہ اور دقیانوسی سمجھی جاوے تو ملاحظہ فرمائیے کتاب فتح المبین کو جسپر صدر ندوہ اور ناظم ندوہ اور دیگر اراکین ندوہ کی بھی تصدیقات ثبت ہین اُسمین لکھا ہے ((ٹھیک ٹھیک حدیث پر چلنے والے تو مقلدین ایمہ ہین اور یہ لوگ فرقہ ظاہریہ مخالف حدیث اور متبع ہوا وہوس کے ہین انکے قول وفعل سے ایسا بھاگنا چاہیئے جیسے کوئی دشمن سے بھاگتا ہے)) اور اگر غیر مقلدین کے اہل سنت سے خارج کرنے مین بوجہ ناتجربہ کاری اُن علما کے جنھون نے جامع الشواہد پر مُہرین کی ہین اور فتح المبین پر تقریظین لکھی ہین - باوجودیکہ صدر اور ناظم اور ارکان ندوہ انمین شامل ہین - جامع الشواہد اور فتح المبین کا حکم منسوخ سمجھا جاوے جیساکہ محققین ندوہ نے رسالہ اتمام الحجۃ مین لکھا ہے تو اب ارکان ندوہ پھر اُس فتویٰ کو ملاحظہ فرمائین جو جو ورقہ حیدرآباد مین مندرج ہے اور اُسکے آخر سوال وجواب کو ملاحظہ کر کے ارشاد فرمائین کہ مفتی صاحب اِس زمانہ کے غیر مقلدین کو گمراہ اور خارج مذہب اہل سنت سے بتاتے ہین یا نہین اور اُنکے بہت عقائد اور عملیات کو مخالف شریعت کے ٹھہراتے ہین یا نہین اور اُنکے بعض عقائد کو مستلزم فسق اور بعض کو مستلزم کفر بیان کرتے ہین یا نہین اور پھر اُسکی تفصیل کا حوالہ کتاب فتح المبین اور فتوی جامع الشواہد پر دیتے ہین یا نہین اور جو لوگ انکو سُنی سمجھتے ہین اُنکے گمراہ ہونے کا حکم فرماتے ہین یا نہین اور یہ جو بعض حضرات اہل ندوہ فرماتے ہین کہ ہم تو انھین غیر مقلدون کو اہل سنت مین داخل کرتے ہین کہ جو عقائد مین اہل سنت کے موافق ہین اور صرف فرعیات مین مذاہب ائمہ اربعہ سے باہر ہین تو اگرچہ ایسے غیر مقلدون کا وجود اِس زمانہ مین خاصۃً ہندوستان مین کمیاب بلکہ نایاب ہے لیکن بغرض تسلیم یہ حضرات کیا ارشاد فرماتے ہین علامہ طحطاوی کے اُس حکم کی نسبت جو فتوی جامع الشواہد مین منقول ہے - وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتْ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَهُمُ الْحَنَفِيُّوْنَ وَالْمَالِكِيُّوْنَ وَالشَّافِعِيُّوْنَ وَالْحَنْبَلِيُّوْنَ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ

یا شیعہ ہین یا دہابی ہین یا نیچری ہین کیا ہین مولٰنا صاحب ممدوح نے فرمایا کہ (وہ سب کچھ ہین) لہذا مین ان بزرگوار سے بھی قطع نظر کرتا ہون مولوی صاحب بہاری مہذب بھی بہت ہین ایک مجمع مین کہ جہان بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور علمار مخالفین ندوہ اور موافقین ندوہ بھی تشریف رکھتے تھے کسی شخص نے کہا کہ مولٰنا شاہ محمد حسین صاحب الہ آبادی بھی ندوہ سے علحدہ ہوگئے اسکے جواب مین بہاری صاحب ارشاد فرماتے ہین (کہ ندوہ مین اگر قوالی کرا دیجا وے تب مولوی محمد حسین صاحب شریک ہونگے) فرمائیے کہ اس جواب کا کیا موقع تھا اور جو بحث کہ اُسوقت واقع تھی اُس سے کیا تعلق تھا سوا اسکے کہ بہاری صاحب کو یہ مقصود ہے کہ مجامع عامہ مین علمار اہل سنت کی منقصت کیجاے اور عوام کو اُنکی طرف سے بر انگیختہ کیا جاے خلاصہ یہ ہے کہ مین یہ چاہتا ہون کہ میری تسکین اور اطمینان حضرت منشی صاحب قبلہ صدر ندوہ اور مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوہ اور مولوی عبد الحق صاحب دہلوی و مولوی عبد العلی صاحب مدراسی رکن ندوہ فرما دین مین نہایت شکر گزار ہونگا - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ؕ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن فقط ‌+

یہ ہے کہ اُسوقت بلاشبہہ اکثر علماء کو یہ خیال تھا کہ غیر مقلدون کے عقائد عموماً عقائد خلاف اہل سنت والجماعت کے ہین اسی بنا پر انھون نے وہ فتویٰ دیا تھا اور جب مدتون کے تجربہ کے بعد یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ عقائد فاسدہ عموماً غیر مقلدون کے نہین ہین بلکہ بعض متعصب اور متشدد غیر مقلدون کے ہین الخ) مددگار صاحب فرماوین اور حضرت ناظم صاحب ارشاد کرین کہ اب ہم اُس تحقیق کو صحیح سمجھین جو آپ کے محقق صاحب نے اتمام الحجۃ[۱] مین کی ہے یا آپ کی اس توجیہ کو سچا جانین سبحان اللہ حضرات ندوہ کو کسی مقام پر قرار نہین کہین کچھ فرما دیتے ہین کسی جگہ کچھ لکھ دیتے ہین مسلمانون کو عجب خلجان مین ڈالدیا ہے اہل سنت کو نئی بلا کا سامنا ہوا ہے دوسرے یہ کہ حضرت ناظم صاحب کو چاہیئے کہ مددگار صاحب سے تو یہ لین جن عقائد کے لوگون کو وہ اہل سنت سے خارج کرتے ہین اور مسجد سے نکالدینے کا حکم دیتے ہین کیا وہ کلمہ شہادت نہین پڑھتے کیا وہ ہمارے قبلہ کی طرف نماز نہین ادا کرتے کیا وہ بلا اکراہ خدا اور رسول کو نہین مانتے پھر انکی توہین کیسی اور انکو مسجد سے خارج کرنے کے کیا معنی ندوہ تو چلا چلا کر پکار رہا ہے کہ جو شخص بلا اکراہ اللہ اور رسول کو مانتا ہے وہ ہمارا مذہبی بھائی ہے کوئی مذہب والا ہو اُسکی توہین کرنا خدا اور رسول کی توہین کرنا ہے کسی مذہب کا ہو اے حضرات ندوہ یہ ہین میرے شبہات کہ جنھون نے ندوہ سے مجکو بیزار کردیا ہے آپ للہ میری طرف توجہ فرمایئے یا تو میرے شبہات زائل کر دیجیئے یا ندوہ کو ان عقائد مخالف اہل سنت سے پاک وصاف فرمایئے مجھے اسقدر عرض کرنا تھا یہان پر ضروری ہے میرا روے سخن اور خطاب ندوہ کے اُن ارکان کی طرف ہے جو رافضی نہین ہین اور جو دراصل غیر مقلد بھی نہین ہین اور جو سب کچھ ہین اُنسے بھی کلام نہین ہے مین اس لفظ (سب کچھ) کی تشریح کیے دیتا ہون جکو بروایات ثقات معلوم ہوا کہ جن ایام مین ندوہ بانس بریلی مین تھا مولنا احمد حسن صاحب مدرس کانپوری سے کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ تو فرمایئے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب بہاری کیا مذہب رکھتے ہین سنی ہین

[۱] نوٹ - کہ بیشک فتویٰ جامع الشواہد مین تمام غیر مقلدین کو اہل سنت سے خارج کیا گیا ہے خواہ وہ عقائد مخالف اہل سنت کے ہون یا نہون مگر یہ حکم بوجہ ناتجربہ کاری کے دیا گیا تھا اب مدتون کے تجربہ کے بعد معلوم ہوا کہ کل غیر مقلد اہل سنت سے خارج نہین ہین بلکہ بعض ہین -